یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

R. L. N. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پنجاب

جلد ۳

نمبر

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ

والیان ریاست

بڑے ساہوکار و جاگیرداروں سے

عام خریداروں سے

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات

فی سطر ... خط و کتابت ...

منا ... مطبع اہلحدیث ...

ہونی چاہئیے

امرتسر - ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق یکم شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری یوم الجمعہ

عیسائیوں سے مباحثہ

یہ مباحثہ متعلقہ تثلیث ہمیں خاکسار ایڈیٹر اور جناب پادری ٹھاکر داس سنگھ صاحب کے ... جو کئی ماہ سے جاری تھا

مگر بعد اسکی تحریر کی قید میں آگیا پادری صاحب نے ایک مضمون بھیجا تھا۔ جو ۲۴ اگست کے پرچہ کے اہلحدیث میں مع جواب چھپ چکا ہے ناظرین ۔ اور اگست کا پرچہ ملاکر مضمون بغور پڑھیں تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ اسکے کہ اس مباحثہ میں عموماً اصطلاحات منطقیہ استعمال ہوئی ہیں۔ جن سے عام اردو خوان احباب کو لطف نہ آتا ہوگا۔ مگر اہل علم اصحاب اس سے ضرور حظ اٹھاتے ہونگے۔ اور اردو خوانوں کے لئے بھی سہل کرنے کی کوشش کیجائیگی چونکہ پادری صاحب ایک فاضل بزرگ ہیں۔ جنکا دعویٰ ہو۔ کہ میں وہی بات ہیں مانتا ہوں۔ جو علم منطق سے ثابت ہو۔ اور اُسے چھوڑتا ہوں۔ جو علم منطق کے برخلاف ہو۔ اسلئے ہمیں اس بحث کے نیک نتیجہ کی توقع ہے الاہل الہا الحمد فیضِ حلالیت

۳۱ اگست کے پرچہ میں پادری صاحب نے مسیح کی نسبت ممکن الوجود اور واجب الوجود دو لفظ بولے تھے۔ جس پر میں نے کہا تھا۔ کہ مفہوم کی تقسیم ممکن۔ ممتنع اور واجب کی طرف ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقسم کے اقسام باہمی متباین ہوتے ہیں اسلئے جیسے ایک شے آدمی اور گدھا نہیں ہوسکتی اسی طرح کوئی ایک چیز ممکن اور واجب نہیں

ہوسکتی ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا تھا۔ پادری صاحب اسکا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ (قولہ)

مولوی صاحب جنکی تحریر کا جواب ملخصاً حسب ذیل عرض کیا جاتا ہے

اولاً مولوی صاحب نے معقولی اصول سے مفہوم کی تقسیم واجب ممکن ممتنع بیان کر کے پھر انکی نسبت یہ ثابت ہونے کے ۔ حکم لگایا ۔ کہ وے جمع نہیں ہوسکتیں جیسا کہ حیوان کی قسمیں انسان بکری گدھا وغیرہ جمع نہیں ہوتیں۔ پس چونکہ مسیح ممکن الوجود ہے واجب الوجود نہیں ہوسکتا۔

جواب۔ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کلیہ کہ قسمیں جمع نہیں ہوسکتیں صحیح نہیں ہے کیونکہ اقسام جنس و فصل سے مرکب ہوتے ہیں۔ لہٰذا بوجہ فصل کے ضرور جمع نہیں مگر بسبب جنس کے ضرور جمع ہوسکتے ہیں۔ علاوہ بریں مقسم اپنی اقسام کا جزو عام ہوتا ہے۔ جیسے کہ فصل جزو مقسم خاص ہوتی ہے ... جو عام جزو کی اقسام جمع ہوسکتی ہیں۔ ... مقسم و اقسام میں نسبت عام و خاص مطلق کی ہوتی ہے ... مقسم و اقسام کو بحکم منطق جمع ہوسکتی ہیں۔ ... تو قسمیں بوجہ مادہ اشتراک کے ضرور جمع ... ہیں۔ ... نیز اقسام میں باعتبار جزو مقوم مقسم کی نسبت تساوی ثابت ہے ... نسبت

اخیر ستمبر تک تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں چار روپیہ پر ملینگی ۸/ محصول ڈاک علاوہ (کل ۴/۸ مع محصول)

ahmadimuslim.de

کے قسمیں بہر طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پس مولوی صاحب کا استنکار کہ قسمیں جمع نہیں ہو سکتیں رفع ہو گیا۔ اور یہ وجہ ہے جس میں کہ معلول اول واجب تعالیٰ یعنی مسیح ابن اللہ ایک جہت سے ممکن الوجود ہے۔ اور دوسری جہت سے واجب الوجود ہے کچھ خلل نہ پڑا۔

ثانیاً مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ واجب الوجود کو ممکن الوجود کی قسم کہنا کلام متضاد ہے۔

جواب۔ جس اعتبار سے مولوی صاحب نے واجب ممکن ممتنع کو قسمیں قرار دیکر انکا اجتماع محال سمجھا ہے وہ مسلمات سے نہیں ہے کیونکہ علم معقول میں ایک دوسری اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود کی بیان کی گئی ہے جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے اسکا بیان مولوی صاحب نے شرح تہذیب منطق میں مفہوم کلی کے تقسیم کے مقام پر ضرور پڑھا ہوگا۔ یاد کیجیے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ ونیز یہ امر یہی ہے کہ ممکن الوجود عام کی جسکا عدم یا وجود ضروری نہ ہو۔ بشرط عدم ضروری ہو سکے واجب الوجود ہو اور بشرط وجود ضروری نہ ہونے کے ممتنع الوجود ہے اور بشرط عدم اور وجود دونوں ضروری نہ ہونے کے ممکن الوجود خاص ہے اس سے علم معقول جاننے والے بخوبی واقف ہیں۔ پس غور فرمائیے کہ جب ممکن الوجود عام منقسم ہوا۔ اور واجب الوجود اوسکی قسم ہوئی تو دونوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہوئی۔ پس بلحاظ نسبت عام و خاص مطلق کے ممکن الوجود عام کا واجب الوجود ہونا مسلم سے ثابت ہے۔

ونیز جبکہ واجب تعالیٰ کے معلول اول یعنے ابن اللہ کا وجود باعتبار عدم ضروری نہ ہونے کے ممکن عام ہوا۔ تو گویا یہ ثابت ہوا کہ مسیح ابن اللہ ممکن الوجود اور واجب الوجود دونوں ہے۔ اور یہ فلسفہ اولی کے اصول کے موافق ہے پس میرا نہیں بلکہ مولوی صاحب کا کلام متضاد ہے جو واجب کو ممکن کی قسم نہیں جانتے ہیں۔

ثالثاً مولوی صاحب نے اس خیال سے کہ میں مسیح ابن اللہ کو ایک اعتبار سے ممکن الوجود مانتا ہوں عبارت قرآن شریف کی تصدیق مسیحی اعتقاد کی تردید کا الزام مجھ پر لگایا تھا اسکے جواب میں پہلے ....

میں اپنے مسیحی عقیدہ کو معلوم کیجئے۔ پھر قرآن شریف کی تصدیق کی حقیقت سنئیے! جاننا چاہیے کہ ثالوث تثلیث اصطلاح خاص میں اسکا نام ہے کہ اب اور ابن وروح القدس تینوں باعتبار واجب الوجود ہونے میں مساوی ہیں۔ اور تینوں کا وجود ضروری الثبوت ہے۔ اور ماسوا کے خالق و مالک وہی ہیں۔ تینوں بصفت مشترک وہ ایک خدا تعالیٰ ہیں اور تینوں اس اعتبار سے ممتاز ہیں۔ کہ اب لا مولود ہے وابن اب سے مولود ہے۔ اور روح القدس اب کے بواسطہ ابن کے صادر ہے۔

جسکی تصدیق فلسفہ اولی کے بموجب یہ ہے۔ کہ واجب الوجود علت تامہ اب اللہ ہے اور واجب الوجود معلول اول ابن اللہ اور واجب الوجود معلول ثانی روح القدس ہے اور باوجود ہونے علت و معلول کے باعتبار تقدم و تاخر بالعلیت کے تینوں واجب الوجود یعنے خدائی تعالیٰ ہیں۔

اور یسوع مسیح اس شخص خاص کا نام ہے۔ جو اپنا تعلق ابن اللہ اور فرد انسان کے بطن مقدسہ مریم سے پیدا ہوا۔ پس مسیح یسوع ابن اللہ کی جہت سے ممکن الوجود عام اور واجب الوجود ہے۔ اور انسانی جہت سے ممکن الوجود خاص ہے اور بوجہ شدید تعلق ہر دو جزو کے مسیحی کبھی یسوع مسیح کو ابن اللہ اور خدا کہتے ہیں۔ اور کبھی آدمی اور ایسی وجہ سے اوسکے بعض آثار کھانا پینا انسانی ذات سے اور بعض آثار مثلاً تعلیم و تطہیر گناہ مردوں کا اپنے حکم سے جلانا الہیت سے منسوب ہیں۔ پس یہ میرا اعتقاد مسیحی عقائد اور فلسفہ اولی کے موافق ہے اور قرآن شریف کی عبارت اسکے مخالف ہے لہذا عبارت قرآن شریف پر غور فرمائیے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح .... لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة مائدہ (رکوع ۱۰) یعنے حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں جو مسیح کو اللہ کہتے ہیں .... حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ اللہ تینوں میں کا تیسرا ہے۔

چنانچہ نقرہ اول قرآن شریف اونکو کافر کہتا ہے جو مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہیں۔ پس بنظر اول تو مسیحیوں کا اعتقاد نہیں کہ وہ مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہوں۔ لہذا اس سے قرآن شریف کا علم ناقص ثابت ہوتا ہے۔ و بنظر ثانی مسیحی اعتقاد کے بموجب مفہوم مطلق مسیح کے مصداق میں دو جزو شامل ہیں ایک جزو ابن اللہ ہے اور دوسرا جزو ابن آدم ہے پس قول اول الذکر کی وجہ سے مسیح کو اللہ اور آخر الذکر کی وجہ سے اوسکو انسان تسلیم کرتے ہیں۔ پس جبکہ یہ معنے عبارت قرآن شریف سے نہیں نکلتے۔ تو کیسے یہ اعتقاد سے قرآن شریف کی تصدیق ہوئی اور یہ مولوی صاحب کا بہتان جیلہ ہے۔ اور بنظر ثالث اگر بہ دلالت التزامی عبارت قرآن شریف سے یہ ثابت ہو کہ جو ماسوا اللہ کو ممکن الوجود خاص اور حادث مطلق جانتے ہیں وہ مومن نہیں۔ گو بیشک دین اسلام کے عقیدہ کے موافق ہے۔ مگر علم عقل کے بالکل منافی ہے۔ جیسا آگے مذکور ہے۔

اب قرآن شریف کے دوسرے جملہ پر لحاظ فرمائیے۔ قرآن شریف ایسے لوگوں کو کافر بتلاتا ہے جو قائل ہیں۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ بنظر اول تو بات اول ہے کہ کیا یہ کیا بات ہوئی۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے و بنظر ثانی اگر اسکو یہ سمجھے ہیں کہ

بقول مولوی صاحب کے کچھ لوگ ہیں جو تین میں سے ایک کو اللہ مانتے ہیں اور دو کو اللہ نہیں مانتے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد توحید اسلام کے موافق ہے اور مسیحی دین کے مخالف لہٰذا قرآن اپنی تعلیم کو آپ رد کرتا ہے۔ اور یہ صریح اجتماع نقیضین ہے اور بنظر ثالث اگر قرآن شریف کے جملہ کے یہ معنے ہیں کہ جو تین کو اللہ مانتے ہیں وہ کافر نہیں۔ تو یہ معنے بیشک مسیحی تثلیث کے موافق ہیں۔ مگر ایسے معنے بغیر اسناد لفظی مراد لینا قرآن شریف کے سیاق عبارت کے خلاف نہیں۔ اور یہ علم معانی اور کمال قرآنی کے مخالف ہے۔ اور بنظر رابع اگر بفرض محال امکان تاویل کے کسی اعتبار کر بموجب یہی معنے مراد لئے جائیں جسکا ماحصل یہ ہو کہ مسئلہ تثلیث کا انکار لازم ہو۔ اور بموجب عقیدہ اہل اسلام کے جو مسئلہ ...... ثابت ہوں۔ تو شناخت باری تعالیٰ محال ہوگی کیونکہ ...... اور خدا بھی کوئی ...... ثابت نہ ہوگا۔ پس اثبات باری تعالیٰ کی دلیل منقطع ہو جائیگی۔ اور اگر ذات بحیثیت ... کے کوئی فرد بھی قدیم مانی جائیگی۔ تو تعدد قدما ثابت ہوگا جو مسیحی تثلیث کے موافق ہے۔ پس بصورت اقرار و انکار ہر دو اگر عبارت قرآن شریف شامل اعتقاد اہل اسلام کے ہے تو ہر دو عبارت مذکورہ بجائیگی خلاف علم و عقل ثابت ہیں۔

لہٰذا میری تصدیق ہے کہ اگر اور کوئی بھی دلیل نتیجہ نہ نکلے تو دین اسلام کے باطل ہونے اور قرآن شریف کے کلام اللہ نہ ہونے کی یہی اکیلی کافی و قطعی دلیل ہے کہ وہ مسیحی سچے عقیدہ تثلیث سے کیسے باطل ہیں۔

ثانیاً مولوی صاحب نے ممکن اور واجب کو ایسے اقسام متباین سمجھکر جو کسی جہت سے جمع نہ ہو سکیں یہ حکم لگایا کہ ممکن پر واجب بالذات کا حکم لگانا اور ممکنی ذات کے منافی ہے اسکا جواب از روے علم کے طور پر ہو سکتا ہے۔

ثالثاً بحیثیت دلالت جزو و ہر کل کے اقسام باہم جمع ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے کہ ہر تقسیم کے اقسام میں ایک عام مادہ اجتماع کا موجود ہوتا ہے پس جبکہ بقول مولوی صاحب ممکن اور واجب مفہوم مطلق کی قسمیں ہیں تو ضرور جمع ہو سکیں۔ ثانیاً اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ممکن عام کی واجب الوجود قسم ہے۔ بس دو نوع کا حکم نسبت عام و خاص مطلق کے جمع ہو سکتی ہیں۔

ثالثاً یہ بھی اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ممکن عام جسکی جانب مخالف عدم ممتنع ہو وہی واجب الوجود ہے۔ پس دونوں میں نسبت تساوی ثابت ہے لہٰذا بموجب علم منطق کے واجب الوجود اور ممکن الوجود دونوں ہم ہو سکتے ہیں اور کچھ محال لازم نہیں آتا۔ لہٰذا مسیح ابن اللہ کا ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے۔

آب امید ہے کہ مولوی صاحب و نیز دیگر محققین معقولی ناظرین بنظر انصاف میری تحریر پر غور فرماوینگے۔ زیادہ آداب

راقم:۔ آپکا کمترین خادم جوالا سنگھ بریلوی یکم ستمبر ۱۹۱۲ء

جواب:۔ آپ کے مضمون کے دو حصے ہیں۔ ایک تو میری مدافعت دوسرا قرآن شریف پر حملہ یا اعتراض۔ پہلے حصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے خیال میں ممکن اور واجب الوجود کے مفہوم کا صدق ایک شے پر ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں بہتر ہے کہ میں دوبارہ ان مفہومات کی تعریف (ڈیفینیشن) کر دوں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مباحثہ نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ بس غور سے سنئے! اگر آپکو ان تعریفات میں کلام ہو۔ تو پیشتر کریں"۔ جس مفہوم میں جانب وجودی ضروری ہے۔ وہ واجب ہے۔ اور جسکی جانب عدم ضروری ہو۔ وہ ممتنع ہے۔ اور جسکی جانب (نہ وجودی نہ عدمی) بھی ضروری نہ ہو وہ ممکن ہے۔ پہلے کی مثال خدا کی ہے' دوسرے کی مثال اجتماع نقیضین یا شریک الباری ہے کی مثال تمام مخلوق ہے۔ خدا کا وجود ضروری ہے کبھی ممکن نہیں کہ اوس پر عدم طاری ہو سکے۔ اجتماع نقیضین یا شریک اللہ کا عدم ضروری ہو ممکن نہیں کہ کبھی وجود پذیر ہوں۔ مخلوق جتنی ہے۔ اسکا نہ وجود ضروری ہے ورنہ عدم اسپر نہ آسکے۔ حالانکہ عدم اسپر آتا ہے نہ عدم اسکا ضروری ہے ورنہ وجود اسپر نہ آتا۔ ان تین اقسام کے علاوہ ایک ممکن عام بھی ہے جسکی تعریف ہے کہ جسکی کوئی ایک جانب ضروری نہ ہو جیسے واجب۔ مگر چونکہ یہ قسم کوئی الگ نہیں۔ بلکہ واجب اور ممتنع ہی میں پائی جاتی ہے۔ اسلئے اسکو عام تقسیم میں نہیں لیا جاتا بلکہ مفہوم کی عام تقسیم یوں کی جاتی ہے۔ کہ ممکن۔ واجب اور ممتنع۔ پس آپ جو فرماتے ہیں کہ واجب اور ممکن جمع ہو سکتے ہیں۔ بالکل کلام شعری ہے جو عدم تمیز پر مبنی ہے میری مراد ممکن سے وہ ممکن ہے۔ جو واجب کا قسیم ہے۔ جسکو ممکن خاص بھی کہتے ہیں۔ نہ کہ امکان عام جو واجب اور ممتنع دونوں کو شامل ہے یہ میری ہی اصطلاح نہیں۔ عام علماء میزان کی اصطلاح کے علاوہ آپکے کلام میں بھی مذکور ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مسیح ابن اللہ کو اس اعتبار سے کہ اوسکا وجود اپنی علت کے تابع ہے ممکن الوجود کہتے ہیں۔ ...... حالانکہ امکان عام کا وجود علت سے ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ ...... وہ یہی واجب بالذات اور ممتنع بالذات اول بوجود تو ہے مگر علت سے نہیں بلکہ از خود۔ دوم وجود تو کبھی نہیں۔ تو علت سے انفعال کیا۔ پس ہمارا مدعیٰ ثابت ہے۔ کہ اقسام باہمی متباین ہو نے کی وجہ سے جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے انسان اور گدھا ایک چیز نہیں ہو سکتی ویسے واجب اور ممکن

ahmadimuslim.de

(خاص) بھی ایک چیز نہیں ہو سکتی۔

(۲) آپ کا یہ فرمانا کہ اقسام جنس و فصل سے مرکب ہوتے ہیں لہٰذا ایک فصل کو ضرور جمع نہیں ہو سکتے۔ مگر بسبب جنس کے ضرور جمع ہو سکتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ جیسے فاضل بزرگ نے یہ لکھا ہے یا کسی اور شخص سے یہ سہو ہو گیا۔ جناب والا بلحاظ حیثیت مختلفہ تو وہ اقسام ہی نہیں بنتے۔ اقسام ہی جب ہونگی کہ جنس فصل سے مرکب ہو کر ایک مستقل موجود ہوں۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ میرا دعویٰ [illegible] صحیح نہیں ہو سکتا کیا عجب ہو۔

الجواب: پاؤں یار کا زلف دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ایسا ہی آپ کا فرمانا کہ قسم جزو مقسم عام ہوتا ہے۔ پس قسمیں عام جزو کے اعتبار سے جمع ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ عام جزو کے اعتبار سے جمع ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا یہ مطلب ہے کہ جزو عام دونوں پر صادق آتا ہے۔ اگر یہ مطلب ہے تو واضح ہے۔ کہ جزو مقسوم کا اقسام پر صادق آنا اور بات ہے۔ اور اقسام کا باہمی صدق اور بات جیسے حیوان۔ جو انسان۔ فرس وغیرہ کیلئے جزو مقسم ہے دونوں پر صادق آئیگا مگر انسان فرس پر اور فرس انسان پر صادق نہ آئیں گے ٭

میرے خیال میں منشاء غلطی آپکا یہ ہے کہ آپ میرے کلام میں ممکن کے لفظ سے امکان عام سمجھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ ممکن خاص مراد ہے [illegible] مطلب۔ پس آپ کا یہ فرمانا بھی اسی غلطی پر مبنی ہے کہ علم معقول میں ایک دوسرے اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود سے بیان کیجئی ہے۔ جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے۔ اسپر شرح تہذیب کا حوالہ دیکر فرمایا ہے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ ایک بدیہی بات کے خلاف کرنے کیوجہ سے کن کن مشکلات میں پھنس رہے ہیں۔ بار بار آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ میری مراد امکان سے امکان خاص ہے [illegible] واجب کا مگر آپ اپنی لفظی مغالطہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ نکلتے ہی نہیں [illegible] شرح تہذیب میں لفظ امکنت کی شرح میں لکھا ہے کہ [illegible] فیشمل الواجب [illegible]۔ بتلائیے اس سے کہاں ثابت ہوا کہ ممکن خاص واجب کو شامل ہے۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ امکان عام مقید بالوجود دونوں (واجب اور ممکن خاص) کو شامل [illegible] انکار نہیں۔

اسی طرح آپکی بقیہ تقریر بھی میری کسی طرح مخالف نہیں۔ [illegible]

پر آ گئی ہے۔ کہ آپ اسبات کا ثبوت دیں۔ کہ ممکن خاص اور واجب بالذات جمع ہو سکتے ہیں۔ ممکن خاص کہنے کی وجہ در قرینہ آپ ہی کے کلام سے بتلا آیا ہوں کہ آپ مسیح کے وجود کو علت کا تابع جانتے ہیں۔ پھر اسکے امکان خاص ہونے میں کیا شک ہے۔ بس آپ کے سارے مضمون کا جواب اس ہی ہے۔ کہ امکان خاص اور واجب بالذات کا اجتماع محال ہے چونکہ بقول آپکے مسیح۔ واجب الوجود اور ممکن الوجود بالمعنی الخاص ہے اسلئے وہ بھی محال ہے۔

ضروری گذارش: جواب دینے سے پہلے میری طرح ہر ایک مفہوم اور قسم کی تعریف خود بھی کر دیجئیگا۔ تاکہ نزاع لفظی کا احتمال نہ رہے۔

دوسرا حصہ آپکی تقریر کا قرآن شریف کے متعلق ہے۔ سو جناب والا قرآن شریف نے ان لوگوں کا جواب دیا ہے۔ جو قرآن شریف کے نزول کیوقت مخاطب تھے۔ کہ وہ مسیح اور ابن اللہ میں آپکی طرح یہ تمیز نہ کرتے تھے۔ جو آپ کرتے ہیں۔ کہ معلول اول قدیم ہونے کی حیثیت سے ابن اللہ ہے اور بطن مریم سے نکلنے کے لحاظ سے مسیح ہے۔ یہ تو محض آپ کی ایجاد ہے۔ وہ۔ مسیح اور ابن اللہ میں تمیز نہ کرتے تھے۔ آج تک بھی کسی عیسائی نے سوائے آپکے یہ تمیز نہیں کی چنانچہ پادری فنڈر صاحب مفتاح الاسرار میں یہی کہتے ہیں۔ کہ موسیٰ کو پہاڑ پر پکارنے والا مسیح ہی تھا۔ حالانکہ بقول آپکے اُس وقت کا نام مسیح نہیں۔ پس قرآن کے نزول کے وقت بلکہ اب بھی عیسائیوں کے اقوال دو قسم کے ہیں۔ ایک تو باپ بیٹا اور روح القدس کہتے ہیں۔ انکا رد تو اس آیت میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ یعنے یہ کہتے ہیں۔ کہ تین معبودوں میں ایک اللہ ہے۔ اور وہ اور بھی تین کافر ہیں۔ چنانچہ پادری فنڈر مفتاح میں لکھتے ہیں۔ جس طرح باپ کی عبادت کریں۔ اسیطرح بیٹے کی کریں۔ اسیطرح روح القدس کی۔ ان لوگوں کے اقوال تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ معبود تین ہیں۔ باپ یعنے اللہ بیٹا یعنے مسیح اور روح القدس دوسرا قول یہ ہے۔ کہ مسیح خود وہی خدا ہے۔ جسکو اللہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کلام اللہ کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ خدا ہمارے لئے مجسم ہو کر آیا۔ ایسے لوگوں کا رد قرآن شریف نے ان لفظوں میں کیا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ یعنے جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اللہ خود مسیح ابن مریم ہے۔ وہ بے ایمان ہیں ٭

ہاں آپنے ایک نئی منطقی اصطلاح ایجاد کی ہے۔ کہ مسیح معلول ہونے کے لحاظ سے اور قدیم ہے۔ اسلئے واجب الوجود ہے۔ معلول ہونے کی حیثیت سے [illegible] کہ آپ نے قرآن شریف کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ قرآن شریف کہتا ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ

ahmadimuslim.de

کل شیء وھو الواحد القھار یعنے خدا تو سب چیزوں کا خالق ہے اور وہی اکیلا سب پر ضابط ہے۔ آپ نے مسیح کو معلول مانا اور خدا کو علت اس کی پس ثابت ہوا کہ آپ نے قرآن شریف کی گویا تصدیق کی کیونکہ معلول اور مخلوق ایک ہی چیز ہے۔

پس اب آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ ہر ایک مفہوم کی تعریف کر کے معقول طرز سے اپنی مدعا کا ثبوت دیں۔

معذرت:۔ علماء کرام سے گذارش ہے کہ جناب پادری صاحب کی مقولی تقریر دیکھکر مجھے اسکے جواب دینے میں ملامت نہ کریں۔ کہ ایسی تقریر کا جواب کیوں دیا جو اپنا جواب آپ خود ہے۔ گذارش ہے۔ کہ پادری صاحب کی نسبت مجھے حسن عقیدت ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ نیک نیتی سے کہتے ہیں جس وقت انکو اپنی غلطی معلوم ہو گئی پھر ایک منٹ بھی عیسائی نہیں رہ سکتے۔ اسلئے ان کی ایسی تقریر کا جواب بھی دینا پڑتا ہے۔ باقی آپ کی تقریر و سائل کے متعلق سردست زیر بحث نہیں جبتک مسیح کی الوہیت کا مسئلہ طے نہ ہولے۔ اسلام اہی میں نجات ہوتا ہے۔

خاکسار (ابو الوفا)

قابل توجہ جماعت اہلحدیث

اہلحدیث مورخہ ۱۰ رجب میں ایک مضمون جسکی سرخی ”قابل توجہ جماعت اہلحدیث“ ہے خاکسار کی نظر سے گزرا۔ ماشاء اللہ کیا ہی شیریں اور پیارا مضمون ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اسکو بعض فقرات کا اقتباس کر کے اپنی اس ناقص تحریر اور نا رسیدہ تقریر کو مکمل و مزین کروں تا ناظرین با تمکین طبع الطلاق و محو الفکر کر تبدیل ذائقہ نظری و ازدیاد حلاوت فکری کے لئے فقرات مقتبسہ کو شکر قند یا قند مکرر ٹھیرا دیں۔ فقرات ذیل مشک خالص کا حکم رکھتے ہیں۔ جس قدر حل کئے جائیں۔ خوشبو کی زیادتی اور دل و دماغ کی فرحت کا باعث ہوں فقرات مقتبسہ یہ ہیں۔

”جماعت اہل حدیث“ یہ وہی جماعت ہے جس نے کلام اللہ و کلام رسول اللہ پر عمل کیا۔ زید و عمر کے اقوال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری تعمیل کی۔ خدا کو ایک جانا محمد رسول اللہ کو برحق جانا جیسے خدا کے ساتھ توحید میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ویسے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ایسی پیاری جماعت کی ترقی ضروری اور لازمی ہے اور ایسے پیارے اصول کی اشاعت واجب و فرض ہے اور ایسے اصول کی اشاعت کرنے والے کون ہونگے۔ یہی جماعت اہلحدیث الحمد للہ اس نا چیز خاکسار

تام کہ بھی خاکپائے مہران اہل حدیث کا فخر حاصل ہے ؎

یہ مقام اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

مضمون نگار مولوی ابو نعیم حیدر آبادی صاحب کا منشاء اس مضمون کی تحریر سے یہ ہو کہ اہل حدیث اپنے مذہب حقہ کی اشاعت باتفاق و اتحاد کریں اور بجان و دل سعی کوشش بلیغ اشاعت سنت نبویہ میں بجا لائیں۔ کسی مخالف کے جوش و تعصب مذہبی کی پرواہ نہ کریں۔ جس سے پوری پوری ترقی کی امید ہے۔ فی زمانہ چکڑالوی اور قادیانیوں نے اسی اشاعت کی بدولت باوجود مخالفت کل شہرت و کثرت حاصل کی ہے اور جماعت اہلحدیث باوجود اہل حق ہونے کے مصلحت بینی اور اپنے آن کے خیال سے ابھی تک ترقی کے زینہ کی پہلی ہی سیڑھی پر قدم زن ہیں۔ اور **اتفاق باہمی** کی تدبیر یہ بتاتے ہیں۔ کہ گروہ اہل حدیث اپنے نامی گرامی علماء کرام سے ایک جناب کو منتخب کر کے خاص اپنا پیشوا و امام تسلیم کریں۔ اور اپنا خاص انتخاب حضرت مولنا فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کی نسبت ظاہر کیا ہے۔ اور اس میں چند مصلحتیں بھی بیان فرمائی ہیں اور خاص عام اہلحدیث کو اپنی رائے کی جانب توجہ دلا کر اپنی رائے صاحب کیساتھ اتفاق کرنیکی درخواست کی ہے۔ **لہذا عرض ہے** ۔ اس میں شک نہیں کہ **اشاعت** ایسی چیز ہے۔ کہ جسکے سبب چھوٹے بھی مالا مال ہو جاتے ہیں جس طرح فی زمانہ تاجر حکیم طبیب ڈاکٹر وغیرہ اپنی متاع کاسدہ و جدید کی شہرت و اشاعت بذریعہ اخبار و اشتہارات کر کے نام و ترقی و مال سب ہی کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اہل قرآن و قادیانی بنجابیہ و فرق اسلامیہ اور آریہ سماج نے تھوڑے ہی عرصہ میں کیا کیا ترقیاں اسی اشاعت کی بدولت حاصل نہیں کیں۔ الحمد للہ کہ گروہ باشکوہ اہل حدیث بھی اشاعت مذہب حقہ سے غافل و عاطل نہیں ہے۔ آپکی درس تدریس تعلیم و تعلم تصنیف و تالیف بھی باخوف و خیال ابن و آں جاری ہے۔ اللہم زد فزد حتیٰ کہ ایک اخبار بھی جاری ہے جسکا نام مبارک **اہل حدیث ہے** کیا یہ تمام فخر و شکر نہیں ہے۔ مگر میرے خیال میں ان کے علاوہ ایک طریقہ اشاعت کا اور بھی ہونے ضرور ہیں۔ جنکی طرف میں اپنے علماء کرام مدظلہم کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور ان کی ہمدردی اسلام و پیروی سنت خیر الانام اور ان کی عالی ہمتی اور خیر خواہی قومی سے امید رکھتا ہوں کہ میری اس عرضداشت کو بنظر غور ملاحظہ فرما کر توجہ عالی بشرف دل فرماوینگے۔ وہ یہ کہ بذریعہ وعظ و تذکیر کے سرسبز و شادابی قومی و سبھا میں اشاعت اسلام و سنت خیر الانام کی جاوے۔

ahmadimuslim.de

چاہئے۔ اس طرح کہ کم از کم عشرہ کاملہ علماء و واعظین ناصحین کا ایک وفد بصلاح و مشورہ بعض پیشوایان عظام کرام پورب و پنجاب وغیرہ مثل (جناب مولانا محمد بشیر صاحب دہلوی و بزرگان جناب میاں صاحب مرحوم و جناب مولوی عبد الحفیظ عبد المنان صاحب و مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی و مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری و جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی و مولانا شاہ عین الحق صاحب و مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی سلمہم اللہ) کے مقرر کیا جائے اور یہ گروہ علماء و واعظین پنجاب سے پورب اور ادھر سے دکھن دورہ فرماویں ہر بڑے شہر میں ایک ہفتہ قیام فرماتے ہوں۔ اور وہاں کی جماعت اہل حدیث اُن کی خدمت کی کفیل ہو۔ ایام قیام میں شہر کے ہر محلہ میں وعظ فرماویں اور قرب و جوار کے قصبات میں بھی واعظین کو اپنی جماعت سے متعین کریں اور ایک ہفتہ کامل قیام فرما کر دوسرے شہر کا عزم کریں۔ اسی طرح برابر دورہ واعظین کا جاری رہے۔ دوسرا طریقہ اشاعت کا یہ ہونا چاہئے کہ ایک رسالہ یا اخبار جسکا نام مذہب اہل حدیث ہو [illegible] جاری کیا جاوے۔ جس میں [illegible] اختلافات عبادات و معاملات بلا چھیڑ چھاڑ دوسرے مذاہب کی [illegible] بحث ہو۔ مگر یوں خیال کیا جاوے کہ

کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

لہذا اسکی اشاعت کا انتظام اور جاری ہونے کا مقام [illegible] بالطریق قرعہ ہر شہر سے ہو کہ دہلی یا امرتسر۔ یا [illegible] کوئی جگہ مقرر کیجاوے۔ بس یہ دونوں طریقے اشاعت کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ اور یہ تجویز اُسکی کہ صرف ایک ہی شخص علماء کرام میں سے سرداری اور پیشوائی کے لئے منتخب ہو۔ یہ ایک امر عظیم ہے اور ناممکن اور عادتہ اہل حدیث کا کام نہیں۔ اس سے پہلے یہ ضرور ہے کہ ہر ایک شہر میں ایک جماعت یا انجمن قرار دی جائے۔ اور ایک سردار وہاں کے عالموں میں سے ہو۔ یا رئیسوں میں سے بہ مجلس و صدر انجمن اُس جماعت کا قرار دیا جاوے۔ اور چند اشخاص لائق اُس جماعت یا انجمن کے منتظم و [illegible] اور رکن و کارکن ہوں۔ ہر جماعتی اپنے سردار کی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری خیال کرے اور تمامی امورات دینیہ میں آپس سردار و کارکنان جماعت و انجمن کے مشورہ و انتظام سے انجام دیا کریں۔ اور باہم خط و کتابت اور مدد [illegible] طلبی وغیرہ وغیرہ ایک شہر کی انجمن و جماعت سے دوسرے شہر کی انجمن و جماعت

ہوسکے کرتے رہیں یہ ممکن امر ہے۔ اور سہل اور حسن و استحکام و اتفاق کا پیدا کرنیوالا اگر خدا اہل حدیث کی جماعت و گروہ کو توفیق اتفاق عطا کرے اور علماء اور رؤساء قوم اس طرف توجہ فرماویں۔ بنارس میں انجمن مؤید السنۃ قرار دی گئی ہے اور اُس کے صدر انجمن جناب حافظ محمد ایوب صاحب ہیں۔ اور منتظم حافظ محمد سلیمان خدا کرے قائم رہے اور اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کامیاب ہوا۔

راقم:- ابو حمید از بنارس

(اڈیٹر) یہ سب باتیں تو خوب ہیں۔ مقدم یہ ہے کہ علماء کرام باہمی متفق ہوں۔ پھر جو چاہیں کریں۔ یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ ایک فریق دوسرے فریق کے ساتھ جنازہ نمازوں میں بھی شریک نہیں ہوتے۔ جو اُنکو یہودیوں کے حق میں آئی تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتی۔ وہی ہمارے حق میں ہے۔ پس مقدم یہ ہے۔ کہ علماء کرام عالی ظرفی سے کام لیں۔ قرآن شریف میں کثرت پر مدار رکھا ہے۔ ارشاد ہے کہ

فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ

یعنی جن کے نیک اعمال بدوں سے زیادہ ہونگے۔ وہ نجات پاویں گے یہ نہیں فرمایا۔ کہ کل اعمال نیک ہونگے۔ پس اس سے سبق ملتا ہے۔ کہ معمولی معمولی باتوں کے اختلافات سے توحش اور تنافر کرنا جائز نہیں۔ ہاں یہ کبھی خواہ مخواہ کا کہ تمام علماء کسی بات کی تحقیق پر متفق ہو جائیں۔ ایسا خیال کرنا

دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

کا مصداق ہے۔ پس اہلحدیث کے علماء کے اتفاق کی بناء یہی ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کو بلا واسطہ اصلی حجت شرعی مانتا ہے۔ وہ اہل حدیث ہے۔ خواہ کسی خاص مسئلہ میں اُن کی سمجھ کچھ ہی ہو۔ ہاں اُس مسئلہ میں برادرانہ گفتگو کرنی چاہو تو اُس سے کر سکتے ہو۔ لیکن داخل و خارج یا تنافر کا حکم صحیح نہیں ہوگا۔ پس اگر یہ طریق اہلحدیث کو مسلم ہے تو پہلے [illegible] کرنا نہیں۔ پھر کسی کام کی تجویز پیش کریں۔ اس سے پہلے کسی تجویز کا پیش کرنا قبل از وقت ہے۔ یا قوم [illegible] الیس [illegible] منکم رجل رشید۔

ضرورت ہے | ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، ترغیب الترہیب، طحاوی، زاد المعاد
کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس قابل فروخت ہوں یا اُنکو علم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (ابو الوفا)

۱؎ ہم یہ کام انہی کے سپرد کرتے ہیں [illegible] مگر افسوس کہ [illegible] کی بے قدری سے [illegible] ہوا۔ (ایڈیٹر)

زمین اور پہاڑوں کی حرکت

چند روز گزرے کہ اخبار وطن لاہور میں ایک مضمون بعنوان (علماء کے قابل توجہ سوال) شائع ہوا تھا۔ اس میں قرآن مجید کی آیت کریمہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کے متعلق جدید بحث کیگئی ہے اور جو معنے کہ عام و خاص میں مشہور اور تفسیروں میں مذکور ہیں۔ ان کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ آیت کریمہ کا مشہور ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے مخاطب تو پہاڑوں کو دیکھکر خیال کرتا ہو کہ وہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں ہل نہیں سکتے۔ مگر قیامت کے دن اُنکی یہ حالت ہوگی کہ بادلوں کی طرح چلیں گے۔ یہ اللہ کی صناعی ہے جس نے ہر چیز کو ٹھیک طور پر بنایا۔ یعنی اس آیت کو قیامت کے متعلق قرار دیا گیا ہو۔ اسلئے کہ اس سے پہلے نفخ صور اور بروز قیامت حق تعالی کے روبرو مخلوقات کی حاضری کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے فعل مضارع تمر کے معنی مستقبل کے لئے جاتے ہیں۔ نیز حرکت زمین کا مسئلہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے قدما اس سے بیخبر تھے۔ زمین اور پہاڑوں کی حرکت کیطرف انکا ذہن منتقل نہوتا تھا۔ اور بعض حال سمجھ لیتے ہیں۔ وہ کلام الہی کو مشاہدہ سے تطبیق نہ دلا سکتے تھے اسلئے اکثر بزرگوں نے اسکو قیامت کے غیر معمولی واقعات میں سے ایک واقعہ تصور کیا حالانکہ آیت کے الفاظ اور اسکا سیاق و سباق اسکی اجازت نہ دیتا تھا۔ اگر وہ فی الواقع اسوقت بھی غیر متحرک ہوتی۔ تو تحسبہا کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا۔ بلکہ تری الجبال جامدة بولا جاتا۔ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ صرف دیکھنے والے کا یہ خیال ہے نہ یہ کہ حقیقتاً نیز بھی وہ جامد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آیت کریمہ میں زمین اور پہاڑوں کی حرکت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اسکو واقعہ قیامت کے لئے دلیل و نظیر ٹھیرایا گیا ہو کیونکہ دلیل و نظیر کے طور پر اس امر کو پیش کرنا مناسب تھا۔ جو مشاہدہ میں آتا ہو قیامت کا وقوع تو امر اعتقادی ہے۔ اور فی الحال مشاہدہ میں نہیں آسکتا اور اسکو اپنی قدرت کے لئے دلیل ٹھیرانا معقول نہیں ہے نیز حق تعالی نے اسکو کاریگری قرار دیا حالانکہ فنا اور برباد کرنے میں کوئی کاریگری نہیں پائی جاتی وغیرہ وغیرہ۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ آیت کریمہ کے جو معنی مشہور و معروف ہیں وہی موزوں اور چسپاں ہیں۔ اسقدر تو اڈیٹر وطن نے بھی تسلیم کیا۔ کہ آیت مذکورہ کے قبل قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرنا چاہئے۔ کہ جس طرح قبل اسکے قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اسیطرح اسکے بعد بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی اسکے آگے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ۔ جب اسکے ماقبل و مابعد قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ تو آیت مذکورہ کو بھی اسی کے متعلق قرار دینا مناسب و موزوں ہے۔ اور یہ کہنا کہ قدرت کے لئے وہ مثال اور نظیر پیش کرنی چاہئے جو مشاہدہ میں آ سکے۔ اور بآسانی سمجھ میں آ سکے۔ درست و صحیح ہے اسیوجہ سے حق تعالی نے جا بجا فرمایا۔ کہ مشت خاک اور قطرہ آب سے انسان کو بنایا۔ مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کردکھایا یا زمین میں درخت پیدا کئے۔ رات دن کو مختلف طور پر ظاہر کیا۔ جو شخص اسقدر طاقت و قوت رکھتا ہے۔ وہ دوبارہ زندگی کیوں نہیں دیسکتا۔ اور قیامت کو کیوں نہیں قایم کر سکتا۔ اسلئے کہ یہ امور ایسے ظاہر و باہر ہیں۔ کہ ادنی و اعلی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور ذرا بھی شک نہیں کر سکتا۔ لیکن حرکت زمین کا مسئلہ جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے۔ اس قسم کا نہیں۔ کہ ادنی و اعلی آسانی کیساتھ سمجھ سکے بلکہ ہزارہا اشخاص اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کو غور و فکر کے بعد بھی سمجھنا دشوار ہے۔ اور جس زمانہ میں قرآن نازل ہوتا تھا۔ اسوقت حرکت زمین و جبال کا کسی کو وہم و گمان بھی نہوتا تھا۔ بلکہ ان کو یقین تھا۔ کہ زمین ساکن غیر متحرک ہے۔ اسلئے کہ ظاہر میں حرکت و جنبش نہیں پائی جاتی۔ پس ایسے امر کو جو ہر شخص کے مشاہدہ میں نہ آوے۔ اور سمجھ نہ ہو سکے۔ قدرت کے لئے نظیر کے طور پر پیش کرنا ہرگز معقول نہیں بلکہ اس سے اصلی امر مبہم و مغلق ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں یہ خیال کرنا چاہئے کہ حق تعالی نے جا بجا اپنی قدرت کے لئے جو مثال بیان فرمائی ہے۔ کہ ہم نے انسان کو مشت خاک سے بنایا۔ حالانکہ مشت خاک سے بنایا جانا کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرد و عورت کے اختلاط سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ پھر ایسی مثال کیوں پیش کیگئی جو کسی کے دیکھنے میں نہ آوے لیکن بات یہ ہے۔ کہ انسان کا خاک سے پیدا ہونا اگرچہ کسی کے مشاہدہ میں نہیں آیا۔ لیکن کسی کو اسمیں تشکک و تردد بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ کفار و مشرکین وغیرہ سب کو اس امر کا یقین کامل تھا۔ کہ انسان خاک سے بنایا گیا۔ اسلئے اسکی مثال دیگئی۔ لیکن حرکت زمین نہ ان کے مشاہدہ میں آئی تھی اور نہ ان کو اسپر یقین و اعتقاد تھا۔ پھر ایسی شئے کو مثال میں لانا کیونکر موزوں ہو سکتا ہو۔ آیت کریمہ میں فعل تری اور تحسبہا میں ایسا تعلق ہے۔ جیسا شرط و جزا میں ہوتا ہے۔ یعنی اگر تو پہاڑوں کو دیکھے تو معلوم کرے کہ وہ زمین پر اس طرح جمے ہوئے ہیں۔ کہ کبھی ہل نہ سکینگے۔ حالانکہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے

ahmadimuslim.de

کہ وہ بادلوں کی طرح ادہر اودہر اڑتے پھرینگے - یہ امر ظاہر ہے کہ زمین کی حرکت جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے - اس قسم کی نہیں جو ظاہر میں محسوس ہو جاوے - اور مخلوقات کو اپنے کاروبار میں اوسکا اثر معلوم ہو جاوے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بکم یعنے زمین میں پہاڑوں کو قائم کیا - تاکہ وہ تم کو ہلا نہ ڈالے - مطلب ہے - کہ زمین کو اس درجہ حرکت نہیں - جس سے مخلوقات میں حرکت پائی جاوے - اگر کسی قسم کی حرکت ہے - تو اس درجہ نہیں جو محسوس ہو سکو اسی لئے فرمایا - وتری الجبال تحسبها جامدة یعنے مشاہدہ سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ زمین اور پہاڑ بالکل بند ہے حرکت کے قابل ہی نہیں مگر بروز قیامت زور شور سے حرکت پائی جاویگی - ایڈیٹر وطن کا یہ کہنا کہ [illegible] میں واؤ بمعنی لکن ہے - محض بیہودہ ہے - کیونکہ اگر تسلیم کیا جاوے - کہ آیت کریمہ کے وہی معنے ہیں - جو انہوں نے بیان کئے تب بھی واؤ کو بمعنی لکن قرار دینے کی کوئی ضرورت نہیں - بلکہ یہ واؤ حالیہ ہے - یعنے ظاہر میں پہاڑ منجمد نظر آتے ہیں - حالانکہ وہ بادلوں کی طرح متحرک ہیں - علاوہ بریں واؤ کو بمعنی لکن قرار دینا خلاف محاورہ ہے -

پہاڑوں کی حرکت کو زمین کی حرکت سے تشبیہ دینا دلالت کرتا ہے کہ جس طرح بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑتے ہیں - اور ادہر اودہر ہزاروں میل تک چکر کھاتے ہیں اور صرف ایک جگہ قائم ہو کر نہیں گھومتے اسی طرح پہاڑ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑ کر [illegible] زمین و پہاڑ کی جو حرکت بیان کی جاتی ہے - وہ اس قسم کی نہیں بلکہ وہ ہرگز اس قسم کی ہے کہ زمین اور پہاڑ اپنی اپنی جگہ جگہ پر قائم و مستقر رہتے ہیں ادہر اودہر ایک انچ بھی منتقل نہیں ہوتے - زمین کی محوری حرکت سے گھومتے ہیں *

پس واضح ہو - کہ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے [illegible] کیلئے قیامت کے واقعہ کو بیان فرمایا - جیسا کہ دیگر آیتوں میں ارشاد [illegible] واذا الجبال سیرت وتکون الجبال کالعهن المنفوش وغیرہ یعنی [illegible] کوئی مثال بیان نہیں فرمائی - شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے جو اپنے ترجمہ میں فعل مضارع کے معنی بعینہ حال بیان فرماتے ہیں - سو اوسکی یہ وجہ ہے - کہ بسا اوقات آئندہ واقعات کو اسلئے کہ وہ اسکا وقوع قطعی و یقینی ہے - حال اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر کیا جاتا ہے - یعنے اونکا ظہور میں آنا ایسا ضروری ہے - گویا زمانہ حال میں آشکارا ہیں - یا زمانہ ماضی میں ہو چکے ہیں - اگر شاہ صاحب مرحوم کی مراد وہ ہوتی - جو ایڈیٹر وطن نے بیان کی تو وہ ضرور فائدہ میں اسکی طرف اشارہ کرتے - کیونکہ یہ نئی بات تھی شاہ صاحب کے زمانہ میں اسکا بالکل چرچا نہ تھا *

ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں - مگر فنا کرنے میں کسی قسم کی کاریگری نہیں چاہیئے جب کسی بندوق یا توپ سے ایک فیر میں بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں تو کیا [illegible] ہے - کہ اس ہتھیار میں بڑی صنعت کیگئی ہے تمام روئے زمین کے پہاڑوں کو صرف ایک آواز سے ریزہ ریزہ کرنا اعلیٰ درجہ کی قوت اور صنعت ہے دنیا میں ایک پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے بہت کچھ آلات و سامان کی ضرورت ہوتی ہو جب صدہا پہاڑوں کو تھوڑی دیر میں بغیر ظاہری سامان کے ریزہ ریزہ کیا گیا - تو اسکو اعلیٰ درجہ کی کاریگری کیوں نہ کہا جاویگا - راقم محمد عبد الجبار عمر پوری ایڈیٹر ضیاء السنہ کلکتہ کولوٹولہ

(اڈیٹر) سالہا سال ہوئے رسالہ حق پرکاش کے جواب تیار تبہ پرکاش میں بھی خاکسار نے اس آیت سے حرکت زمین کی طرف اشارہ کیا تھا *

مباحثہ سہارنپور

مباحثہ مذکورہ کی بابت آریہ اخبار مسافر کیسی کیسی غلط اور بے سروپا افواہیں اڑا رہا ہے غلط گوئی میں گو درحقیقت یہ ایک فرد ہو رہا ہے لیکن اسکو کمال حاصل ہے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ جس طرح بارود میں آگ نہیں چھپ سکتی ہو کسی نابینا کے انکار سے آفتاب کے وجود کی نفی غیر ممکن ہے - بلکہ تمازت و حرارت آفتاب سے بیچین ہو کر وہ اپنی حرکات و سکنات سے خود ہی اپنے انکار کی نفی کر کے وجود آفتاب کی شہادت دیتا ہے - اسی طرح مسافر نے بھی اپنی طرز تحریر یا انداز ویہ سے ثابت کر دیا کہ درحقیقت شکست خود سماج کو ہی ہوئی ہو چنانچہ مسافر مورخہ [illegible] جولائی ۱۹۱۵ء کا یہ فقرہ - کیونکہ مباحثہ میں شکست کھا کر مالک مقدمہ اہل اسلام کو آج تقریباً دو برس کے بعد ہوش آیا ہے - بڑے زور شور سے ہمکو آگاہ کر رہا ہے کہ مسافر کی غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ ویسی ہی شکست ملی ہے جیسی کہ نگینہ میں ملی تھی اگر وہ لیتی سمجھی تو ہرگز مباحثہ نگینہ کو اتنا نہ پیش کرتا جسکی نسبت سوامی درشنانند جی ایسی فرماتے ہیں - چونکہ آریہ سماج نے سات روز کے شاستر ارتھ میں عالموں کی نظر میں شکست کھائی ہو اسلئے گرشی دیانند کا جو بتایا ہوا عقیدہ ہے کہ سات روز کے ذریعہ سو سات دن کو مباحثہ کامیابی کر کے آریہ سماج کو اوسکی کمزوریاں واقف کیا جاوے (ٹریکٹ ۹۹)

تیز اخبار زر نشان (جو ایک مشہور مسیحی اخبار ہے) کی شہادت سے بھی ایسی ہی شکست ثابت ہوتی ہے گویا وہ سوامی جی کی تائید کرتا ہے چنانچہ لکھتا ہے جو سہارنپور میں گت آخری دنوں میں ایک وہ جولائی کو آریوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ ہوا تھا نتیجہ [illegible]

ahmadimuslim.de

فتاوی

سوال نمبر ۳۲۳ - منکر نکیر فی القبر مختص بہذہ الامۃ اولسائرالامم الماضیہ؟

سوال نمبر ۳۲۴ - نماز خواندن در مسجد مال دزدی جائز ست یا نہ؟

سوال نمبر ۳۲۵ - در مذہب اہل حدیث چند رکعت تراویح خواندن سنت ست؟

سوال نمبر ۳۲۶ - ما تقولون فی ہذہ العبارتین قال فی درالمختار و مجتبی ولیہ حلق الشارب بدعۃ الخ قال فی درالمختار ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیۃ الخ قال فی درالمختار والسنۃ فی اللحیۃ القبضۃ الخ شفقت نمودہ زود جواب در اخبار گوہر فشار مرحمت فرمائید۔ (ابو احمد خریدار ۴۱)

جواب نمبر ۳۲۳ - اگرچہ علماء را دریں باب اختلاف ست اما در حدیث آمدہ کہ منافق چوں سوال کردہ شود گوید ھا ھا لا ادری پس عذاب کردہ شود الخ حدیث معلوم شد کہ منافقان را عذاب قبر ست فرق درمیان کفر سابقہ و کفر لاحقہ چیزے نیست و در قرآن شریف بحق آل فرعون واردست النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا یعنی در یں وقت ایشاں بعذاب مبتلا ہستند ایں آیت بقول مفسرین مثبت عذاب قبر ست۔

جواب نمبر ۳۲۴ - در کلام پاک ست انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالی قبول نمیکند مگر از متقیان۔ در حدیث آمدہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی خدا تعالی پاک ست و بجز مال پاک قبول نکند ازیں آیت و حدیث ثابت ست کہ مسجد از مال دزدی عند اللہ مسجد نیست پس دراں مسجد نماز نباید خواند بلکہ مسجد مذکور را مثل مسجد ضرار خراب و ویران باید کرد۔ واللہ اعلم۔

جواب نمبر ۳۲۵ - در مذہب اہلحدیث ہشت رکعت تراویح سنت ست چنانچہ در حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ کہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشر رکعۃ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر گیارہ رکعت زیادہ نمی کردند۔ و زائد از ہشت بحکم فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ مستحب ست ہمیں مذہب محققین حنفیہ ہست علامہ ابن الہمام در فتح القدیر ہمیں گفتہ۔

جواب نمبر ۳۲۶ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ حلق شارب میکرد و نتف الشیب در حدیث ممنوع آمدہ۔ البتہ اخذ اطراف لحیہ جائز ست بشرطیکہ باقی مقدار قبضہ ماند۔ یک قبضہ سنت ست زائد مستحب۔

سوال نمبر ۳۲۷ - ایک عورت اپنے خاوند سے ناراض ہے خلع چاہتی ہے۔ مگر روپیہ نہیں ہے دوسرا مرد اس شرط پر روپیہ دے سکتا ہے۔ کہ بعد خلع مجھ سے نکاح کر لینا۔ یہ امر جائز ہے یا ناجائز۔

سوال نمبر ۳۲۸ - ایک مکان واسطے تجارت کے خریدا ہے زکوٰۃ قیمت مکان پر ہے یا آمد کرایہ پر۔ کرایہ مکان سے ٹیکس بھی لیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۲۹ - جہاں نماز کا ذکر ایک کپڑے یا دو کپڑوں سے پڑھنے کا ہے وہاں ٹوپی عمامہ کا ذکر نہیں ہے۔ مرد کو ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگر جائز ہے تو ٹوپی والی یا عمامہ والی نماز افضل ہوگی۔

راقم محمد ادریس پیش امام مسجد اہلحدیث رنگون۔ گلی نمبر ۲۵ مکان نمبر ۲۱

جواب نمبر ۳۲۷ - قرآن شریف میں حکم ہے لا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنی عدت کے اندر اندر نکاح کا قصد نہ کرو جب عدت کے اندر وعدہ نکاح جائز نہیں تو قبل بھی جائز معلوم نہیں ہوتا۔

جواب نمبر ۳۲۸ - مکان اراضی مزروعہ کے حکم میں ہیں۔ پس بوجہ اخراجات مرمت ٹیکس وغیرہ نصف العشر یعنی بیسواں حصہ بلکہ بحکم الدین بیوا اخراجات ٹیکس بھی نکال دینے چاہئیں پس سال کی آمدن کرایہ کا بیسواں یا چالیسواں حصہ دیدینا بھی جائز ہے۔

جواب نمبر ۳۲۹ - بیشک نماز سر ننگے جائز ہے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے۔ مگر انہوں نے صرف ایک کپڑا باندھ کر نماز ادا کی۔ سائل کے سوال کرنے پر کہا لیرانی احمق مثلک یعنی اسلئے ایک ہی کپڑے سے نماز پڑھی ہے کہ تیرے جیسا ناواقف مجھے دیکھ لے۔ حدیث بخاری کی ہے کہ صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز کی بابت سوال کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولکلکم ثوبان یعنی تم جو ایک کپڑے کی بابت پوچھتے ہو۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟ البتہ ٹوپی اور پگڑی پہننا بحکم خذوا زینتکم عند کل مسجد افضل ہے۔

سوال نمبر ۳۳۰ - ایک شخص نے جمع بین الاختین کیا ہوا تھا جس وقت اس نے ایسا کیا تھا۔ اس وقت وہاں کے فرقہ اہلحدیثوں کی ایک سردار جیسی نے اس شخص کا کھانا پینا وغیرہ سب بند کر دیا۔ مگر ابھی وہ سردار رہے فرقہ اہلحدیث اس بند کرنے کے پابند ہیں اور اس کی کمائی حلال کی ہے۔ اور ایک اس کا لڑکا ہے جو طرح طرح سے پابند شریعت ہے اور وہ بھی کماتا ہے مگر باپ کو ساتھ ہی کھاتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ اگر اس لڑکے نے دعوت کیا جس میں باپ بھی شامل ہو تو اس کی ضیافت کا کھانا صرف اس وجہ سے کہ اس کے باپ نے جمع بین الاختین کیا ہے جائز ہے یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۰۰۰)

جواب نمبر ۳۳۰ - قرآن مجید کا عام قاعدہ ہے لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی جو کوئی شخص اچھا کام کرے وہ بھی خاص اسی کو ہے اور جو برا کرے وہ بھی خاص اسی کو مخصوص ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا لڑکا اس کے ساتھ تھا جس کو وہ بہت ہی پیار کرتا تھا آپ نے فرمایا یہ کون ہے اس نے عرض کیا حضور یہ میرا لڑکا ہے۔ آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

سوال نمبر ۳۳۱۔ بعض کارخانہ والے کوئی نئی چیز بناتے ہیں اور تیار ہونے کے قبل اشتہار دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پہلے ہی روپیہ بھیجدے تو اُس کو یہ چیز نصف قیمت پر دیجاویگی (جیسے بعض مطبع والے کرتے ہیں) تو اس قسم کی بیع جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۲۔ ایک لڑکی جو ابھی پورے طور سے حد بلوغت کو نہیں پہونچی ہے وہ کہتی ہے کہ میں زید سے نکاح کرونگی لیکن اُس کا باپ زید سے نکاح کر دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی نہیں ہوتی ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ (عبد الرحیم سقام کلکتہ نخاس)

جواب نمبر ۳۳۱۔ حدیث شریف میں بیع معدوم یعنی غیر موجود کی فروخت کو منع آیا ہے۔ پس صورت مذکورہ میں اگر یوں ہو کہ جو کوئی پہلے درخواست بھیجے گا اُس کو یہ رعایت دی جائیگی تو جائز ہے تاکہ بیع معدوم لازم نہ آئے۔

جواب نمبر ۳۳۲۔ لڑکی کا انکار معتبر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ باکرہ سے اذن لیا کرو۔ اذنہا صماتہا۔ چپ رہے تو اس کا اذن ہے۔ فقہا کہتے ہیں رو دے تو بھی اذن ہے مگر چلا کر روئے تو اذن نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۳۔ جنبی کے ساتھ السلام علیکم کی بابت حدیث شریف میں کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۳۳۴۔ جب مردہ فوت ہوجاتا ہے تو روح اُس کی کہاں جاتی ہے اور عذاب کس کو کیا جاتا ہے روح کو کیا جاتا ہے یا میت کو جواب قرآن شریف و حدیث شریف سے دیا جائے۔

سوال نمبر ۳۳۵۔ جب میت فوت ہوجاتی ہے تو روح اُس کی واپس آتی ہے یا کہ نہیں۔ جواب حدیث شریف سے دیا جاوے۔

جواب نمبر ۳۳۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ سلام۔ جواب کے بعد ابوہریرہ چپکے سے کھسک گئے جب واپس آئے تو آنحضرت نے چلے جانے کا سبب پوچھا تو ابوہریرہ نے عرض کیا حضرت میں جنبی تھا۔ مطلب یہ کہ میں اُس وقت نجس تھا۔ آپ نے فرمایا ان المؤمن لا ینجس یعنی مومن پر اس قسم کی نجاست کچھ نہیں ہوتی کہ سلام۔ مصافحہ بھی اُس سے منع ہو جائے۔ البتہ اگر نجاست ظاہری ہاتھ وغیرہ کو لگی ہو تو اتنی جگہ کو نہ چھوئے سلام پھر بھی منع نہیں۔

جواب نمبر ۳۳۴۔ مردہ کی روح اپنے اپنے اعمال کے موافق مناسب موقع پر چلی جاتی ہے۔ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم۔ عذاب ثواب روح کو ہوتا ہے مگر کسی نہ کسی جسم کے ملاپ سے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ نیک آدمی جب عالم ارواح میں جاتا ہے تو پہلے لوگ اُس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں محلہ میں فلاں شخص تھا اُس کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے وہ تو مرگیا یہ سنکر وہ لوگ کہتے ہیں وہ بڑا نالائق تھا۔ اس لئے یہاں نہیں آیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح بعد ترک اجسام کے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پہچان اجسام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اسلئے اُن ارواح کو کوئی نہ کوئی جسم اُس وقت ہوتا ہے۔ شہیدوں کے لئے تو اُن اجسام کا صحیح ذکر آتا ہے۔ ایسا ہی دوسری روحوں کے لئے بھی حسب مدارج کوئی نہ کوئی ہوگا۔

جواب نمبر ۳۳۵۔ روح کے واپس آنے سے مراد اگر یہ ہے کہ کسی جسم میں میں آتی ہے تو یہ تو تناسخ ہے جو ہندوؤں کا مذہب ہے مسلمانوں کا نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ یونہی بطور سیر اس دنیا میں آتی ہے۔ تو اس کا ثبوت بھی میرے علم میں نہیں ہے۔ والعلم عند اللہ۔

سوال نمبر ۳۳۶۔ زید کا قول ہے کہ جب ذکر فرج میں داخل ہوجائے اور منی نہ نکلے تو بھی غسل واجب ہے عمر کہتا ہے نہیں جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں اس حالت میں زید کا قول قابل اعتبار ہے یا عمر کا۔

سوال نمبر ۳۳۷۔ نام کہدا ہوا لوٹا جیسے ابراہیم۔ اسمعیل ایسے نام کہدی ہوئی حاجت ضروری کے لئے لیجا سکتے ہیں یا نہیں۔ (محمد اسمعیل از کوسلا)

جواب نمبر ۳۳۶۔ حدیثیں دونو معنی کی ملتی ہیں مگر ایک حدیث میں یوں آیا ہے اذا التقی الختانان فقد وجب الغسل وان لم ینزل یعنی جب ذکر فرج سے لگجائے اگرچہ انزال نہ ہو غسل واجب ہوجاتا ہے پس یہی احوط ہے۔

جواب نمبر ۳۳۷۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر مہر میں محمد رسول اللہ کہدا ہوا تھا۔ آپ جائے ضرور میں جاتے وقت اتار جاتے تھے لیکن یہ تعظیم اللہ کے لفظ کی تھی نہ کہ محمد کے لفظ کی کیونکہ محمد کا لفظ اصل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تو بڑھکر نہ تھا جب خود بہ نفس نفیس پاخانہ میں جاتے تھے تو اس لفظ (محمد) کی وجہ سے انگوٹھی اتار رکھنے سے کیا ہوتا پس لوٹے مذکور کو حاجت ضروری کے لئے لیجانا منع نہیں۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت عہ۔ آیات متشابہات۔ اصل تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۴ر

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

حاجیوں کو مژدہ ۔ گورنمنٹ ہند نے کمال رعایا نوازی سے بمبئی کا قرنطینہ موقوف کر دیا ۔ مسلم سوسائٹی امرتسر نے ۱۶ ستمبر کو جلسہ کر کے شکریہ کا تار وائسرائے کے نام دیا ۔ ہم اس کامیابی کی مبارک جناب ملا عبدالقیوم صاحب حیدر آبادی کو دیتے ہیں جنہوں نے اسی کوشش کیلئے بنارس کانگریس میں شرکت کی اور کے رزولیوشن پاس کرایا ۔ پھر ایک میموریل بھی تیار کرا کے بھیجا ۔ کیا ہمعصر وکیل ۔ آزردگار وغیرہ ملا صاحب کی اس خدمت کا اعتراف کر کے گزشتہ سخت کلامی کی تلافی کرینگے ؟

کامران کا قرنطینہ بھی ہندوستانی حجاج کیلئے بالحالی نے موقوف کر دیا ہے (جزاہم اللہ خیراً) (علیگڈہ انسٹیٹیوٹ)

۱۴ ۔ ۱۵ ستمبر کو امرتسر بلکہ کل پنجاب میں بہت ہی بارش ہوئی ۔

کرشن قادیانی کو خواب میں بہت سے زنبور چمٹ گئے ۔ (دیدہ ہم)

یکم اکتوبر کو مسلمانوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوگا ۔ کہ انتظامی کمیٹی میں مسلمانوں کے ممبران کی مناسب تعداد کا لحاظ رکھا جائے

سینٹ پیٹرز برگ کی خبر ہے کہ تمام انقلاب پسند گروہ متفق ہو کر گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ ہیں ان میں ایک تشدد پسند فرقہ بھی ہے جو اعلیٰ افسروں کا قلع قمع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔ اس فرقہ کے چودہ افسر گرفتار ہوئے ہیں (خدا کی شان ہے)

ڈہاکہ وغیرہ میں قحط کی سختی حد سے گزر گئی ہے گیارہ روپیہ فی من چاول کا نرخ ہے ۔ ایک فاقہ کش گروہ غلہ کی منڈی پر لوٹ پڑا ۔ اور غلہ لوٹ لیا خدا رحم کرے

مدراس کی ریلوے کمپنی نے اول درجہ کی گاڑیوں میں برقی پنکھے لگا دئے ہیں ۔

قسمت ہائے آگرہ والہ آباد کے لئے پونے تین لاکھ روپیہ قحط فنڈ کے لئے منظور کیا گیا ہے

خیال کیا جاتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل افغانستان میں اجرائے ریلوے کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں ۔ اگر ایسا ہوا تو برٹش گورنمنٹ جو مدت دراز سے اس کی متمنی ہے بہت خوشی سے لائن انجینیر وغیرہ

سے مدد دیگی ۔

روس میں حصول آزادی کی بے صبری حد سے زیادہ گزر گئی ہے یہاں تک کہ یہ شوق بلکہ جنون عورتوں تک میں سرایت کر گیا ہے ۔ حال میں ایک لڑکی نے ریلوے سٹیشن پر جنرل من کو گولی سے مار دیا ۔ یہ ایسا معزز شخص تھا کہ اس کے جنازہ کے ہمراہ خود زار روس تھے ۔ اس لڑکی کو پھانسی کا حکم دیا گیا ۔ لیکن حیرت ہے کہ لڑکی پھانسی پانے کے وقت تک مسکراتی رہی ۔ اور ہنسی خوشی جان دے دی ۔

جاپان میں مذہبی کانفرنس کی خبریں ابھی تک سرد نہیں پڑی ہیں اور غیر ممالک کے اخبار برابر مذہب اسلام کی طرف جاپان کا میلان ظاہر کر رہے ہیں ۔ ہندوستان کے انگریزی اخباروں میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے ۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی ان خوش آیند خبروں کو سن سن کر دلی مسرت پیدا ہوتی ہے ۔ چاہیے وہ تبلبل ہیں کہ قافیہ گل شود بس است " ہی کے لحاظ سے ہو لیکن بعض آریہ اخبار اور ہمارے ہم وطن دوست اس کے متعلق نہایت دل شکن مضامین شائع کر رہے ہیں جن کو پڑھکر تعجب اور افسوس ہوتا ہے ۔ حقیقت میں وہ ایسا لکھنے میں معذور بھی ہیں سے

شور بختاں بآرزو خواہند　　　مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

انجمن اسلامیہ ہردوئی کا سالانہ جلسہ ۱۱ سے ۱۴ اکتوبر تک ہوگا ۔

ہز مجسٹی شاہ کابل کے ہمراہ سیاحت ہندوستان میں ان کے خدم وحشم کی تعداد ایک ہزار پانچسو آدمیوں کی ہوگی ۔

کلکتہ میں آنے والے جاڑے کے موسم میں نیشنل کانگریس کے ہمراہ حسب معمول صنعتی وزراعتی نمائش ہوگی ۔ گورنمنٹ بنگال نے اس نمائش گاہ کے لئے ۵ ہزار روپے کا خاص عطیہ منظور کیا ۔ اور پندرہ ماہ حال سے ۳ مہینے کے لئے مسٹر مکرجی اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت کو نمائش گاہ کے متعلق خاص کام پر مقرر کیا ۔

جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑا آئندہ سال جنوبی افریقہ کی راہ سے انگلستان آئیگا ۔ اور امریکہ کی راہ سے جاپان واپس جائیگا ۔ برٹش گورنمنٹ اس بیڑہ کی مہمانی پر اپنی حسب شان خرچ برداشت کریگی ۔

امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں ۱۴ ۔ ۱۵ ستمبر کو بہت ہی عمدہ بارش ہوئی ۔

تیر بہدف دوائیں

بر قی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر مخبوق۔ نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں موٹائی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرض کہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ۳ معہ محصول

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دواؤں سے بنی ہیں جیسے کہ سونا۔ چاندی۔ فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب بالخصوص مرضا میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوں۔ یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۲ معہ محصول

موسیائی یا عرق الجبال ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی باطنی و بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے جو شکم پر دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور [illegible] کھا لینے سے ہی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بھی وسولہ خوان ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو روکتی ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] معہ محصول

ممسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے
قیمت فی شیشی (۲۸ خوراک) ۲ معہ محصول

جوہر دافع آتشک آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے قیمت فی شیشی ۲ معہ محصول

خداوند کی مال یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے۔ جس میں آیات اناجیل معہ ترجمہ اقوال مورخین یورپ۔ بڑے بڑے مسیحی مفسروں کے تصانیف اور تفاسیر اناجیل سے موجودہ مذہب عیسوی کے تمام عقائد باطلہ کی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں قیمت معہ محصول ۶/۔ ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے

المشتہر
پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زری [illegible] "	" زری [illegible] "
" اعلیٰ شنوکی [illegible] "	رومال ریشمی [illegible] "
آزار بند سوتی [illegible] "	کمبل دیسی [illegible] "
" ریشمی [illegible] "	" فوجی [illegible] "
تہمان گبرون یا ایک [illegible] موٹا [illegible]	لوئی سفید [illegible] "
جو تا سامنت لوہانہ [illegible]	لوئی رنگین ملتان گز عرض ۱ گز [illegible]
" زیر جامہ پوری [illegible]	پٹی دیسی اعلیٰ [illegible] سے ۱۲ تک فی جوڑہ
جراب ودستانہ اعلیٰ [illegible]	پشمینہ [illegible] "
" " سوتی [illegible] "	" سچا [illegible] "
فوجی اچکن خاکی رنگ پاپت ۱۲ گز [illegible]	چادر پشمینہ [illegible] "
صافہ لشری اودہ [illegible] "	بنیان و پاجامہ اعلیٰ [illegible] "
" خاکی [illegible] "	" سوتی [illegible] "
رنگین ملتان گز طول ۱ گز عرض [illegible]	چوتہی دوتہی [illegible] "
دری پشمینہ پلنگ [illegible] "	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمر بند۔ میڈل رین۔ ٹین جیلا سوتی و زریں۔ اونی و سنہری اور روپہری کام وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگر ملک کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کو تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لدھیانہ

وارثان غزنی [illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352.

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ

والیان ریاست سے ۱۰ روپیہ

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے للعہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

جلد ۳	مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری	نمبر ۴۳

ایک صوفی کے چند سوال

۱۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وجود کثرت کا وحدت سے ہوا۔ اور وحدت ہی سے قائم ہے اور وحدت میں ہی فنا ہوگا۔ پس حقیقت موجودات خود بے بود اور نیست ہست نما وہم و خیال ناظر کا ہے کیونکہ کائنات دنیا کی حواسوں عارضی سے محسوس ہے جو سراسر دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ بتلائی کہ کس ثبوت سے مخلوق کا وجود مانا جاوے۔

۲۔ میرا یقین ہے کہ جہاں تک بیان کو وسعت اور عقل و گمان کو رسائی ہے حل مطلب سے دوری ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جو دید و شنید و نطق میں آجاوے وہ خدا نہیں ہے۔ پس جو حواس ظاہری و باطنی میں نہ آوے اور جسکو عقل تمیز نہ کر سکے اور جسکی حقیقت دل کی فکر و تعلیم سے سمجھی نہیں جاتی اسکا جاننا کیونکر ہو۔

۳۔ جسم کی گاڑی کو جسپر روح سوار ہے۔ حواسوں کے گھوڑے لیجا رہے ہیں۔ دل گاڑیبان جسکے ہاتھ گھوڑوں کی لگام ہے۔ خواہش کی نیند سے غافل ہے۔ یہ گھوڑے اس گاڑی کو مغفرت کی کھائی سے بچا کر جذب منفعت کے باغ کی جانب لے بھاگ رہے ہیں۔ راہیں خودی و طمع و حسد و تعصب و غضب وغیرہ کے بیشمار گڑھے و کنوئیں حائل ہیں۔ بتلائیے کہ منزل مقصود پر پہونچنا کس طرح ہو۔

۴۔ جسم کی کشتی بحر حیات میں پڑی اور اعمال کے جزائر میں انکی ساحل طریقت ڈاکوان نے نیکی بدی کے رستوں سے عذاب ثواب کے کھونٹوں کے ساتھ باندھ دی۔ حرص و ہوا کی آندھی سے یہ کشتی متلاطم و پریشان قریب ڈوبنے کے ہے۔ فرمائیے کہ یہ بیڑا کیونکر پار ہو۔ (خاکسار عبدالرحمن خاں)

جوابات

سوال اول وحدۃ الوجود سے تعلق رکھتا ہے بلکہ مسئلہ وحدۃ الوجود ہے۔ ایسے سوالات کے جوابات دینے میں اگر کچھ مشکل ہے تو یہی ہے کہ عام لوگوں کے فہم کے لائق نہیں تاہم سہل کرنے کی کوشش کیجائیگی۔

۱۔ وجود کثرت کا بیشک وحدت سے ہوا ہے۔ خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے جمیعاً منہ یعنی آسمان زمین اور ان میں کی سب چیزیں اسی (اللہ) سے ہیں۔ اس مسئلہ کے سمجھنے میں بہت سے لوگوں نے غلطی کھائی ہے نہایت اسکی صرف اتنی معلوم ہوتی ہے کہ ذات باری عز اسمہ چونکہ تمام چیزوں کی علت اور علت بھی ذاتی ہے آپ میں موجود ہے باقی سب چیزیں اسکی ایجاد کی

حسب وعدہ تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں ستمبر میں چار روپیہ پر ملینگی۔ ۸ محصولڈاک ۔ (کل للعہ مع محصول)

ahmadimuslim.de

موجود ہیں۔ اسی لیے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ... اُنتقا مقام بھی ہے جسکو
معنے یہ ہیں تمام مخلوق کو وجود دیکر قائم رکھنے والا۔ دوسرے ایک مقام پر فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا (تحقیق اللہ تعالیٰ آسمانوں اور
زمینوں کو زوال پذیر ہونے سے تھامتا ہے) اسکی مثال اگر کوئی دیسکتے ہیں
تو صوفیہ کی ہے جس طرح تمام ستارے سورج سے منور ہوکر چمک دمک دکھاتے
ہیں مگر دراصل انمیں روشنی نہیں ہے۔ ظاہربین آدمی انکو روشن دیکھکر سمجھتا ہے
کہ یہ بھی روشن ہیں لیکن دوربین آدمی جانتا ہے کہ یہ ستارے دراصل روشن
نہیں ہیں بلکہ روشنی اصل وہی ہے جو سورج میں ہے۔ اسی طرح صوفیائے کرام
نے بچشم بصیرت دیکھا کہ ان چیزوں کی اصل عدم ہے اور وجود انمیں زائد ہے
اسی لیے انکا قول ہے الوجود عین الذات ... یعنی جو وجود ... ہیں
ہیں گو ابھی وہ عدم ہی کے حکم میں ہے۔ چنانچہ تمام ممکنات کو وہ اپنی اصطلاح
[illegible]
... وحدة الوجود ... ہیں۔

لیکن کیا بلکہ اکثر لوگ اسمیں یہ غلطی کھاتے ہیں کہ لفظ تو وحدة الوجود کا
بولتے ہیں اور ترجمہ وحدة الموجودات کا کرتے ہیں یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ تمام
موجودات ایک ہیں بلکہ یہاں تک ترقی کر جاتے کہ ہر ایک چیز کو واجب تعالیٰ
کا عین کہنے لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ خیالات نہایت غلط بلکہ کفر ہیں۔ ایسے
خیالات والوں کے حق میں حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ فرماتے
ہیں کہ ملحدان زمانہ مسئلہ وجود کی آڑ میں نماز روزہ وغیرہ عبادات کو جواب
دے بیٹھتے ہیں۔ مولوی روم مرحوم ذات باری تعالیٰ شانہ کی بابت لکھتے
ہیں ؎

ای برون از وہم وقال و قیل من ٭ خاک بر فرق من و تمثیل من

خدا تعالیٰ کو تمام وہم و گمان سے وراء الوراء بتلایا ہے۔ حضرت شیخ اکبر
ابن العربی قدس سرہ جو بقول حضرت مجدد الف ثانی وحدة الوجود کے
امام ہیں ان کی ایک رباعی مشہور ہے۔ جو انکے خیالات کا مجمل مگر کافی بیان
ہے حضرت ممدوح فرماتے ہیں ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس ٭ لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارة وانت المعنی ٭ یا من ہو للقلوب مقناطیس

یعنی نہ آدم ہے نہ ابلیس ہے نہ سلیمان ہے نہ بلقیس ہے پھر فرمایا یہ تمام
موجودات تیرے وجود کے نشان بمنزلہ الفاظ کے ہیں اور تو ان سب کے لئے
بمنزلہ معنے کے ہے۔ انہی معنے سے موجودات کو عالم کہا جاتا ہے۔ عالم فاعل
کے وزن پر ہے۔ جو آلہ کے لئے ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ صانع (خدا) کو جاننے کا
آلہ۔ چونکہ مخلوقات سے خدا کی معرفت ہوتی ہے اسلئے اسکو عالم کہتے ہیں
اور یہی رباعی مذکور کا مطلب ہے۔ غرض مختصر یہ کہ کل دنیا میں وجود تو بیشک واحد
ہے مگر موجودات کثیر ہیں لیکن بعض لوگوں کا وحدة الوجود سے وحدة الموجودات
سمجھ لینا غلط ہے پس اعتقاد مذکور ان معنے سے صحیح ہے کہ یہ تمام موجودات
صرف ایک وجود حقیقی سے موجود اور قائم ہیں البتہ یہ کہنا کہ وجود بے بود اور
نیست ہست نما ہے تفصیل طلب ہے۔ اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ممکنات
اپنی ذات میں ہالک الذات ہیں یعنی انکا وجود خانہ زاد اور اصلی نہیں بلکہ موجد کی
ایجاد سے ہے جو انکو اعدام پر بھی ... تو یہ قول بھی ٹھیک ہے اور اگر
[illegible]
بے حقیقت ہیں۔ تو یہ خیال غلط ہے ... بطلان ہے۔ اگر
مخلوقات کا وجود صرف ایسا ہی ... موہوم ہوتا تو اتنے بڑے امور
اسپر مرتب نہ ہوتے۔ نہ دنیاوی امور ... شرعی احکام کا مخاطب ایسا
خیال کی تکذیب عقل و نقل دونوں ... ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے کئی ایک مقامات
پر فرمایا ہے ہم نے انسان کو پیدا کیا ... اسکو پیدا کیا پیدا ہونے سے
پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ وغیرہ وغیرہ ... کچھ نہ ہو تو پہلے اور پیچھے کا
فرق کیا ہوا۔

جو صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو چیز ... میں خدا نظر آوے۔ اور
دیکھنے والا اسکو اسوقت خدا جانے ... تحت لا نفی بائیہ ساخت یعنے
لا الٰہ میں جو معبود برحق کی نفی ہے اس شبیہ کو بھی اسی نفی کے ضمن میں
لانا چاہئے مطلب یہ کہ اس شبیہ کو بھی معبود نہ جاننا چاہئے مبادا کہیں شرک
کی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ خیال مذکور ان معنے سے صحیح ہے لیکن یہ
سوال کہ اسکا جاننا کیونکر ہو۔ البتہ قابل غور ہے اس سوال کا جواب خود قرآن
مجید میں ہے اس سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔ بہتر ہے کہ اسی کو نقل کر دیا
جائے۔ سورہ فاطر رکوع ۱۲ میں ارشاد ہے۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجًا

یعنی خدا ہی نے تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمکو نطفہ سے

پھر انکو اقسام اقسام بنایا۔ اس سے آگے پھر کئی قسم کی مخلوقات کا ذکر کر کے فرمایا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ

یعنی یہی بنانے والا تمہارا معبود مطلق اور پروردگار حق ہو اصلی حکومت اُسی کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی معرفت کا یہی ذریعہ ہے کہ اتنا جانے کہ جس نے مجھ کو اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی معبود حقیقی ہے۔ اس سے زیادہ کنج کاؤ ضروری نہیں۔ مگر ساتھ ہی اسکو یہ بھی خیال رکھنا کہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ ذات باری عزاسمہ کی نسبت عقل کی تمیز بس اتنی ہی ہو سکتی ہے کہ صنعت سے صانع کا پتہ بتلاتی ہے اور یہی کافی ہے۔

ج ۳۔ طمع حسد وغیرہ کے گرہوں کو استغفار کی بھرتی سے پاٹ دو۔ حدیث شریف میں ہے جو استغفار کرتا ہے۔ وہ گنہگار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ

یعنی متقیوں سے جب کوئی شیطانی حرکت ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں اور ہشیار ہو کر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ پس اسی اصول پر عمل کئے جاؤ۔ خدا کے فضل پر نظر رکھو تو بیڑا پار ہے۔

ج ۴۔ اس سوال کا مطلب بھی قریب قریب ۳ کے ہے پس جواب بھی وہی ہے۔ مختصر یہ کہ ؎

لب بہ بند و چشم بند و گوش بند • گر نہ بینی سر حق برمن بخند

اہلحدیث کی ترقی

ع کہیں جا کوشش مری رائیگاں نہ ہو

بارہا لکھا گیا اور کئی ایک تجاویز بتلائی گئیں۔ خریدار بڑھانے پر انعام بھی مقرر کئے جس پر بعض دوستوں نے توجہ بھی کی۔ جزاہم اللہ۔ مگر قلیل ماہم۔ اسلئے ارادہ تھا کہ آج سے اس قسم کے اپیل پیش کرنے چھوڑ دیئے جائیں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ کہتے ہیں دو جہان سننے والوں سے خالی نہیں۔ اہلحدیث اپنی تین سال کی عمر پوری کرنے کو ہے۔ خیریت سے چوتھے سال میں نومبر کو قدم رکھیگا اسلئے نئے سال سے اسکی شکل و شباہت میں ترقی نما تبدیلی کرنیکا خیال ہے۔ اُس تبدیلی کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ چار صفحہ زیادہ کئے جائیں مگر یہ صورت اُسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ موجودہ خریدار کم از کم دو دو خریدار مستقل پیدا کریں۔ اس کوشش بلیغ کے صلہ میں ثواب اخروی کے علاوہ مقررہ انعام کے بھی مستحق ہونگے۔ ہمارے خیال میں اگر کوئی کرنا چاہے تو یہ کام کچھ مشکل نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ موجودہ صفحات ہی سے زیادہ کام لیا جاوے۔ پس اب ہمارے قدر دانوں کے اختیار میں ہے کہ جو صورت چاہیں منظور کر کے عملی ثبوت دیں۔

واضح رہے کہ تبدیل نام کا تذکرہ جو گذشتہ ایام میں ہوا تھا۔ اسکے متعلق گو بعض احباب نے اجازت دی مگر کثرت سے مخالفت کی رائیں آئیں اسلئے نام اہلحدیث ہی بدستور رہیگا ؎ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

ذیل میں ایک سرگرم اہلحدیث کا خط درج کر کے ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ اس خط کو پڑھکر اپنی رائے زریں سے اطلاع بخشیں۔ خط مذکور یہ ہے:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے کارڈ سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث کی اشاعت صرف ابھی سینکڑوں میں ہے۔ دل کو از حد افسوس ہوا۔ پنجاب میں اہلحدیث کی تعداد کئی لاکھ ہے مگر اخبار کی تعداد سینکڑوں میں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث کا ہر ایک فرد اپنی جماعت کی ترقی کے لئے جان و مال و دولت سے کوشش کرتا تھا۔ مگر انکا اخبار انکی جماعت کا مظہر اسقدر قلیل الاشاعت ہو۔ برخلاف اسکے دوسرے گروہوں کے اخبار ایک ہی جگہ سے کوڑیوں نکلیں اور ہزاروں اشاعت حاصل کریں معلوم ہوتا ہے کہ اب دخدا نکردہ) اہلحدیث بے ہمت ہوگئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب ناظرین اخبار اہلحدیث اس کاہلی کی پوری پوری تلافی کر دینگے۔ اور زمانہ کو دکھا دینگے کہ ابھی تک انہیں اپنے نام اہلحدیث کی لاج ہے۔

میں بھی حسب لیاقت چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے آپ اور ناظرین اخبار پسند فرما کر اپنی رائے سے اخبار کے ذریعہ مطلع فرمادینگے۔ اخبار کی ترتیب حسب ذیل ہو۔

(۱) درس قرآن وحدیث۔ اس میں ایک مضمون کی قرآن کریم کی چند آیتیں لیکر اسکی تفسیر محض احادیث خیر الانام سے کی جاوے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے حالات۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمثیلات یا سوانح عمریاں۔

(۳) میرزا قادیانی کی تردید قرآن وحدیث سے۔

(۴) فتاوٰی حسب دستور۔

(۵) عالم الاسلام۔

ahmadimuslim.de

(۶) آریوں کی تردید۔

(۷) مضامین دعوٰۃ ایڈیٹر کے قلم سے نکلیں یا کسی بھائی کی مرسلت ہوں۔

انشاء اللہ عنقریب میں آپ کو دس تک خریدار صرف بھٹنڈہ میں پیدا کر دونگا۔ دو خریدار پہلے بھیجا ہوں۔ تین کے نام اب لکھا ہوں پانچ انشاء اللہ اس مہینہ میں کوشش کرونگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے اہلحدیث بھائی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرینگے اور کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو اس حد تک پہنچا دینگے کہ یہ بھی ملک میں سربرآوردہ اخباروں کے زمرہ میں شامل ہو۔

نیاز مند محمد عنایت اللہ سگنیلر بھٹنڈہ خریدار ۶۲۷ء

اڈیٹر خریدار پیدا کرنے تو بڑی بات ہے جن صاحب سے ہو سکے وہ تو اس سے دریغ نہ فرماوینگے مگر ہمیں پختہ طور سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے علاقوں میں ابھی اخبار اہلحدیث کی خبر ہی نہیں پس ایک سہل تجویز یہ ہے کہ ہمارے ناظرین اپنی اپنی واقفی سے فہرستیں مرتب کر کے ایسے احباب کے نام مع پتہ مفصل کے بھیجدیں تاکہ انکو اخبار اہلحدیث کے نمونے بھیجکر اطلاع کی جائے۔ پس یہ کام تو بالکل سہل ہے جو صاحب ایسے ناموں کی فہرست جو پہلے خریدار نہوں پچاس یا زیادہ تک بھیجینگے۔ انکو بھی تقابل ثلاثہ یا **چودھویں صدی کا مسیح** باخذ محصول ۲ر مفت انعام دیا جائیگا۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

امید ہے کہ ہمارے قدردان اس سے فائدہ اٹھاوینگے۔

تناسخ کا ثبوت

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:۔

"پنر جنم کا ایک عجیب واقعہ"

۲۷ جون کے پیسہ اخبار میں ایک عجیب واقعہ مشتہر کیا گیا ہے جس میں آواگون کے صحیح ہونے کا صریحی ثبوت ملتا ہے۔ ہم کو یہاں اس غرض سے درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اصلیت کا پتہ لگا کر ہم کو براہ راست اطلاع دیں۔ جس پٹواری کا حال بیان کیا گیا ہے۔ وہ ظاہرا ہندو معلوم ہوتا ہے۔ وہ واقعہ حسب ذیل ہے۔۔

ضلع بلندشہر میں قصبہ ونگ سادات کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں ہتھنہ ہے۔ جہاں ایک پٹواری ساٹھ یا ستر برس کی عمر کا رہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میری بیٹی کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لڑکی دو یا تین ہی دن کی ہوئی۔ اس نے آدمیوں کو اس غور سے دیکھنا شروع کیا جیسے اچھا بڑا آدمی دیکھتا ہے۔ اس بات کا چرچا ہونے لگا۔ جب لڑکی تین مہینہ کی ہوئی تو وہ بولنے لگی۔ اور پہلی بات جو اُس نے کہی وہ یہ تھی کہ میں علیگڑھ کے رہنے والی ہوں اوپر کوٹ ایک مسجد کے پاس کے مکان میں ایک شیخ صاحب رہتے ہیں۔ انکی بہو ہوں۔ میں کوٹھے سے گر کر مر گئی تھی۔ فلاں جگہ میرے کپڑوں کا صندوق رکھا ہے۔ اور فلاں جگہ کچھ روپیہ گڑا ہوا ہے۔ لڑکی کے نانا یعنی اس پٹواری کو یہ باتیں سنکر بہت تعجب ہوا وہ مع اس لڑکی کے علیگڑھ پہونچا۔ اوپر کوٹ جاکر شیخ صاحب موصوف کو تلاش کیا۔ جب انکے گھر پہونچا۔ وہ لڑکی فوراً گھر میں گھس گئی اور جاتے ہی اپنے صندوق کو پہچانکر وہ رکھا تھا اس پر بیٹھ گئی۔ اور اسی جگہ رکھا ہوا اپنے نانا یعنی پٹواری کو بھی بتلایا تھا۔ غرض اس پٹواری نے سارا حال شیخ جی سے بیان کیا۔ شیخ جی کو سنتے ہی بہت تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ واقعی میری بہو کوٹھے پر سے گر کر مری تھی اور اسی جگہ اس کا یہ صندوق رکھا تھا جس پر یہ لڑکی بیٹھی ہے بعد میں روپیہ کی بابت شیخ جی سے کہا جب لڑکی کی بتائی ہوئی جگہ کھودی گئی تو جتنے روپیہ لڑکی نے بتلائے تھے اس جگہ سے برآمد ہوئے۔ شیخ صاحب عالم تحیر میں ہو گئے۔ اور معبود حقیقی کی قدرت کو یاد کر کے سکتہ میں رہ گئے اور پٹواری صاحب سے کہنے لگے کہ میاں اس لڑکی کو ہم کو دیدو۔ پٹواری صاحب بولے کہ شیخ صاحب اگر یہ لڑکا ہوتا تو کچھ عذر نہ کرتا اور بدل وجان دیدیتا مگر یہ لڑکی کا معاملہ ہے اگر میں آپ کو دیدونگا تو بدنامی ہوگی۔ غرض شیخ جی کا اصرار تھا اور پٹواری جی کا انکار۔ اب ہو تو کیسے ہو اور کس کروٹ اونٹ بیٹھے۔ چونکہ اونٹ بھی بڑا اعزازدہ تھا اسوجہ سے پٹواری صاحب کی ہی طرف کروٹ لے لی۔ اور پٹواری صاحب اپنی ضد پر قائم رہے اور لڑکی کو نہ دیا۔ اور لڑکی سمیت اپنے گاؤں کو چلے آئے۔ یہاں اس سے عجیب عجیب باتیں ظاہر ہونے لگیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یا تو وہ نمرہ ہوتی

ahmadimuslim.de

نہیں یا اب کبھی کبھی ہوتی ہیں۔

لڑکی کی عمر چھ سال کی ہے اور خانہ داری کا کام خوب تیزی و چالاکی سے اور ہوشیاری سے کرتی ہے کہ کوئی عورت سلیقہ دار بھی ایسا کام نہ کرے گی۔ روٹی بھی پکاتی ہے ہانڈی بھی۔ غرض گھر کا کل کام نہایت عمدگی سے سرانجام دیتی ہے اور نازک دماغ ایسی ہے کہ جہاں ذرا سی بو ہوئی تو بولو کہہ کر گھر اٹھا لیتی ہے۔ جب تک کہ وہ جگہ صاف نہ ہو جائے اس کو چین ہی نہیں آتا پٹواری صاحب کا بیان ہے کہ وہ ہاتھ منہ ایسے طریقہ سے دھوتی ہے کہ جیسے اہل اسلام وضو کرتے ہیں یعنی ویسے ہی ہاتھ دھونا۔ ویسے ہی منہ دھونا کہنیاں دھوتی ہے پھر مسح کرتی ہے پھر پاؤں دھوتی ہے۔ وعلی ہذا القیاس اور اکثر ایسی حرکت کرتی ہے جیسے اہل اسلام سجدہ کرتے غرض نئی نئی باتیں کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر بھی کم ہوگی۔ وہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہیگی کیا خدا کی قدرت ہے کہ کیسی کیسی مخلوق پیدا کرتا ہے۔ بیشک اس کی قدرت میں دم مارنے کی جا نہیں ہے۔ جو چاہا سو کیا۔ جو چاہے سو کرے۔ مالک الملک ہے"۔ ۲۳ اگست

تعجب ہے۔ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ایسی خبر کی تصدیق چاہتا ہے۔ جو آریہ مذہب کے صریح مخالف ہے۔ اس خبر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس لڑکی کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہے۔ حالانکہ ہم سنا ہے کسی کو معلوم نہیں تو یہ سب نہیں بخلاف خاص نشان قدرت ہوا جو آریہ دھرم میں جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ سارا دن دھرم کے اعمال کو بھی انسان نجات پا سکتا ہے۔ یا کم از کم ان اعمال سے آدمی گنہگار نہیں۔ کیونکہ اگر وہ لڑکی گنہگار ہوتی۔ تو انسانی قالب میں نہ آتی۔ بلکہ حیوانی قالب میں جاتی حالانکہ آریوں کے گرو دیانند جی لکھتے ہیں۔ کہ ویدوں کا منکر دہریہ ہے پھر دہریہ کیونکر نجات پا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پچھلے جنم کا حال اس جنم میں بھی ادبسکا ہوتا ہے کیا ان کا لازمی نتیجہ یہ نہیں۔ کہ پچھلے جنم کے رشتہ دار بھی اس جنم میں بہت رفتہ دار ہوئے ہیں۔ تو پھر اس میں کیا شک ہے کہ بہت سے ناطہ رشتہ آریوں میں ایسے بھی ہوئے ہونگے۔ جو ماں بیٹے بہن بھائی اور باپ بیٹی کے مابین ہوں گے

کیا آریہ گزٹ اس خبر کی تصدیق کر کے ان سوالات کے جوابات دیگا

علی گڈھ کے دوستوں سے عموماً اور ڈاکٹر اشرف خان صاحب سے خصوصاً التماس ہے۔ اس خبر کی تصدیق تکذیب جیسا ہو بہت جلد اطلاع بخشیں

تقریظات (ریویوز)

مجموعہ السکین۔ اس مجموعہ میں اصول حدیث کے متعلق بحث ہے۔ اور احادیث آمین بالجہر کی نسبت جو شوق نیموی صاحب نے کلام کیا تھا۔ اس کا مفصل جواب اور آمین بالجہر کا اچھی طرح سے ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ الرد الوالمزید پر بحث ختم ہوتی ہے۔ مولوی شوق صاحب نے اکثر مباحث کو تسلیم کر لیا۔ از تالیف لطیف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم محدث بنارسی۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول

صراط مستقیم۔ یہ رسالہ جواب اشتہار مولوی عبد کریم حنفی پنڈری کا ہے انہوں نے اپنے اشتہار میں یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ بخاری شریف کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ اور جب لوگوں نے اس کتاب کو اصح الکتب مانا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اور قابل دیکھنے کے ہے قیمت صرف عمر روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

محمد ابو القاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر بنارس شہر

حل کلیات خاقانی مخلص بی اے کورس فارسی وکورس منشی عالم پنجاب یونیورسٹی

اس کتاب کی مشکلات پر نظر ڈالیں۔ تو سمجھنے سے باہر ہے لیکن شرح کی طرف خیال کریں۔ تو آسان سے آسان ہے کیونکہ اس کے شارح جناب استاد مولوی احمد حسن صاحب شوکت ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ ہیں۔ جو شرح کی خوبی کے لیے کافی ضمانت ہیں۔ اور قیمت عہر ہے۔ مگر ہمارے خیال میں شائقین کی کم ہمتی کے لحاظ سے قابل تخفیف ہے۔ پتہ مذکورہ بالا

حکایت عجیبہ اس کتاب میں ایک بزرگ خاتون کا قصہ ہے۔ جو ہر ایک بات کے جواب میں قرآن شریف کی آیت ہی پڑھا کرتی تھی۔ حکایت لطیف خیز ہے۔ قیمت صرف ۔ محصول ۔ ہر کے ۵ نسخے ۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم عبد اللہ مقام سرگودھا ڈاکخانہ چونیاں ضلع لاہور

آریہ سماج کی ادبی کتب میں جہاد کی تعلیم مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اخبار میں بھی یہ مضامین نقل ہوتے تھے جو کتاب کی صورت میں چھاپے گئے ہیں قیمت

پتہ دفتر اخبار حیون تت لاہور

ahmadimuslim.de

رسول کریم اور علم غیب

از مولانا طیب اختیار

جمہور اسلام بلکہ قریباً تمام مذاہب کے نزدیک سا علم غیب صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور دوسرا کوئی اس میں دخیل نہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ افراط و تفریط میں پڑ کر رسول کریم کو اس سے متصف کرتے ہیں اور یا خود اصحاب خصوصاً فلاسفہ کے نزدیک جو نفیکہ وزن متصور ہے اس سے نہیں ڈرتے عرصہ دراز سے بریلی کے ایک مولوی صاحب اس عقیدہ کی بابت شہرت خاص حاصل کر چکے ہیں اور اس کی بدولت ایام حج میں علماء کے مباحثہ سے پریشان ہوتے رہے ہیں۔ حال میں غالباً انہی کے کسی معتقد یا ہم خیال نے ایک کتاب بھی شائع کرائی ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ثبوت صرف احادیث نبوی سے دیا گیا ہے مگر آپ پر اور دیگر ذی علم لوگوں پر اظہر من الشمس ہو کہ کوئی حدیث نبوی مخالف آیت قرآنی نہیں ہو سکتی اگر ہو تو اس کو مذہب اسلام میں قول نبوی نہ مانا جائیگا۔ پس میں ۱۴ آیتیں قرآن مجید کی ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ جنہیں خدا عزوجل و علی صاف صاف فرماتا ہے کہ بجز میری ذات کے کسی بشر یا پیغمبر کو علم غیب نہیں دیا گیا۔ میرے خیال میں حد سے تجاوز کرنا اچھی بات نہیں ہے پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں مگر جتنی پر وہ چاہے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ

ایسا بھی نہیں کہ تم کو اللہ غیب کی باتیں بتا دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور ان کو حسب مناسب بتا دیتا ہے)

إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ — کیونکہ غیب کی باتیں تو ہی جانتا ہے

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اس کے حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ — اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ۔

اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا۔ اور مجھکو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ عِندَ اللَّهِ — اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ غیب کی خبر بس خدا ہی کو ہے

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ

میں تو دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اس کا علم خاص اللہ ہی کو ہے۔

لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین کا علم غیب خاص اللہ کو ہی ہے (۱۵سیپارہ ۱۳۱ صفحہ قرآن مترجمہ مولوی نذیر احمد) پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لوازم پیغمبری سمجھتے ہوں وہ غلطی پر ہیں پیغمبر اسی قدر علم غیب رکھتے ہیں جو خدا نے ان پر ظاہر کیا ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ یقینی مخلوق آسمان و زمین میں ہے غیب کی بات کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور نہ لوگوں کو معلوم ہے کہ کب اٹھا کھڑے کئے جاوینگے۔

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی اور بارش کب ہوگی۔ اور پیٹ میں نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کریگا۔ اور یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں اور کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا اے پیغمبر تم نہیں جانتے شاید قیامت قریب آ گئی۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں پیغمبروں میں کوئی انوکھا پیغمبر

محمد رضا خاں بریلوی

تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا ہوگا - اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا - میری طرف جو وحی آتی ہے - اُسی پر چلتا ہوں -

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا - غیب کی باتیں اُسی کو معلوم ہیں وہ کسی دوسرے کو غیب کی باتیں نہیں بتاتا (دین محمد از باغبانپورہ - لاہور)

ایڈیٹر - بعض لوگ ان آیات کے اثر سے متاثر ہوکر اتنا تو مانتے ہیں کہ علم غیب خاصۂ خداوندی ہے مگر اس میں اتنی پیچ لگاتے ہیں کہ خاصہ تو ہے لیکن خاصہ وہ علم ہے جو ذاتی ہے - بقول اُن کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب تھا اور ہے وہ ذاتی نہیں بلکہ وہبی ہے مگر قرآن شریف ان کی اس فضول تاویل کا رد کرتا ہے ارشاد ہے وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنی اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو ہر ایک قسم کی بھلائی جمع کر لیتا - اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچتی - اس کلام ہدایت نظام میں خداوند تعالے نے علم غیب کی نفی کی ہے - مگر لازم کی نفی سے یعنی خیر کثیر کے جمع کرنے اور شر کے دفع کرنے کو علم غیب کے لئے لازم قرار دیا ہے پھر اُن کی نفی کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ دونو باتیں (جمع خیر اور دفع شر) جیسی علم ذاتی کو لازم ہیں وہبی کو بھی لازم ہیں - اس اثر میں دونو علم مساوی ہیں - جیسے کسی قابل دید چیز کا دیکھا جانا جیسے سورج کی روشنی میں ہو سکتا ہے چاند اور دئے کی روشنی میں بھی ہو سکتا ہے - اس وصف خاص میں ان دونو علموں کا کوئی فرق نہیں حالانکہ لازم کی نفی کی گئی ہے تو بحکم قاعدہ انتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم یعنی لازم کی نفی سے ملزوم کی نفی ثابت ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کسی قسم کا علم غیب نہ تھا یہی وجہ ہے کہ ملا علی قاری مرحوم حنفی نے شرح فقہ اکبر مصنفہ امام ابوحنیفہ رحم میں لکھا ہے وذکر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموت الخ یعنی تمام علماء حنفیہ اس بات پر متفق ہیں کہ جو کوئی اس بات کا اعتقاد کرے کہ آنحضرت غیب جانتے تھے وہ کافر ہے کیونکہ یہ خیال اُس کا صریح آیت قرآنی کے مخالف ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا ہے ہے ؎

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ہر کہ گوید من بدانم تو از وباور مدار

(اہلحدیث)

تغلیب الاسلام جلد چہارم چھپکر تیار ہے شائقین درخواستیں بھیجدیں قیمت ۵؍

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل اصحاب کی قیمتیں اکتوبر میں ختم ہیں آئندہ ہفتہ وی پی ارسال ہوگا مطلع رہیں - نامنظور ہو تو اطلاع بخشیں - منیجر

۸	امرتسر	۲۸۷	ناگپور کلاں
۲۵۷	کوٹال پوکھر	۲۵۸	چک نمبر ۲۱۶
۲۵۹	دسٹوہا	۲۶۰	بانس بریلی
۳۹۲	رڑکی	۳۴۵	حیدر آباد
۴۰۱	عبدالپور	۳۲۵	چک نمبر ۳
۲۸۳	ارزلی	۳۰۲	پیچکشو ا
۱۳۹	ننگمری	۵۲۰	ہرلاگھی
۵۱۴	کوٹلی لوہاراں	۷۵۱	داریوال
۶۷۷	بنارس	۶۳۴	عنبیرآباد پھلواری
۶۶۴	سوہیاں	۲۰۳	سوسٹی

درخواست نمبر ۴

میں ایک غریب طالب علم ہوں والدین طاعون سے فوت ہو چکے ہیں - کوئی صاحب میرے نام اخبار اہل حدیث جاری کرائیں تو ثواب دارین پاویں - حسن شاہ طالب علم از مقام گھٹیالیاں ڈاکخانہ ستروضلع سیالکوٹ

درخواست نمبر ۵

میں ایک بے استطاعت طالب علم ہوں مگر اہل حدیث کے مطالعہ کا شوق از حد فزوں ہے کوئی صاحب ذوالوقار احسان کرکے اخبار میرے نام جاری کرائیں تو ممنون احسان ہونگا - دگل محمد طالب علم مدرسہ بقائی درگاہ تہلاہ شریف سٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ)

استفسار

معیار الحق اور اتحاف النبلا کہاں سے ملیگی -

خریدار نمبر ۴۲۳

جواب

معیار الحق مطبع مجتبائی دہلی سے عہ پر ملتی تھی - اتحاف النبلا کا حال کوئی اور صاحب بتلاویں ایڈیٹر

ہدایت الزوجین نکاح وطلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

ahmadimuslim.de

ایک حنفی عالم کے سوال کا جواب

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآبادی)

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں ایک حنفی عالم سے ملا۔ وہ مجھ کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ بھائی تقلید کا التزام ہمارے واسطے وسیلۂ نجات ہے۔ اور تقلید کا التزام ہم پر واجب اس وجہ سے ہے کہ حدیث و قرآن مجمل ہے۔ اس کی تفسیر سمجھنا کس کا ذریعہ ہو سکتا ہے جب تک ہم فقہ کو نہ سمجھیں کہ ہم کو مجتہد کی تقلید چاہیئے۔ ایسے حضرات علماء کی جو مجتہد نہیں تھے جیسے بخاری مسلم وغیرہ یہ لوگ مجتہد نہیں تھے بلکہ محدث اور مجتہد کا درجہ محدث سے بڑھ کے ہوتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ مجتہد ائمہ اربعہ ہی گذرے ہیں۔ انہیں پر ختم ہے۔

جواب اے ناظرین وہ تمام جو کچھ ہے اور ان کے دو دو جواب ہوئے وہ بطور تقریر واسطے فائدہ عام کے ذکر کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اول تو میں کہتا ہوں کہ جب تقلید کا التزام واجب ہے۔ تو پھر کیوں التزام نہیں کیا جاتا کیا مقلدوں نے تقلید کا التزام ایسا کچھ رکھا ہو گا کہ کچھ خلاف یا شافعی۔ اگر بھائی مقلدین اسی پر قائم رہتے کہ تقلید کا التزام ہے۔ تو پھر وہ مقلد ہی نہیں رہتے۔ زبانی کہتے پھرتے ہیں کہ تقلید کا التزام واجب ہے تقلید کو التزام سے مراد یہ ہے کہ ہر حضرت مجتہد کا مسئلہ مانیں۔ ایک کو بھی نہ چھوڑیں۔ بیسیوں امور بیسیوں مسائل ہیں جن میں حضرات احناف کے ایسے قول ہیں جو تقلید سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جیسے یہ ایک قول روضۃ العلماء کا کہ کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ جب تمہارا قول۔ قیاس خلاف قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کے ہو تو کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے قول و قیاس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ امام صاحب کا احتیاط کہ قول صحابہ پر اپنا قول ٹھیک نہیں سمجھتے۔ مگر میں حیران ہوں۔ ان کی تقلید کے التزام کے دعویٰ کرنیوالے اس قول کی تقلید بالتزام کیوں نہیں کرتے ہونگے۔ غور کر سکتے ہیں آجکل کے مقلدین تو یہی کہتے ہیں۔ کہ جو امام صاحب کا قول ہو ہم اس کو زنہار نہ چھوڑینگے خواہ وہ قول موافق حدیث ہو یا مخالف۔ ایسا مذہب تو اگر فرضاً حضرت امام صاحب زندہ رہتے۔ تو ان کو ناگوار تھا۔ اب یہ کہا جائیگا کہ امام صاحب کا قول کہاں مخالف حدیث ہے یا تھا۔ بطور نظیر ایک قیاس پیش کیا جاتا ہے جو حدیث کے مقابلہ سے غلط بلکہ محض غلط ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا بکریوں کے تھنوں کو بند کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ خریدتے وقت دھوکا کھاتے ہیں۔ کہ بجائے دو سیر دودھ دینے کے پانچ سیر چھ سیر کا یقین ہو۔ منع کیا۔ اور فرمایا اگر کوئی اس طرح کی بکری یا اونٹنی خریدے اور خریدار دودھ وغیرہ نچوڑنے کے بعد اس حالت سے واقف ہو۔ کہ اسے دھوکا دیا گیا۔ تو خریدار کو اختیار ہے چاہے رکھ لے چاہے واپس کر دے قیمت لیلے۔ واپسی کے وقت خریدار کو لازم ہے کہ دودھ جو نچوڑا ہے اس کے بدلے ایک صاع تمر یا ایک صاع طعام دیدے۔ مگر بھائی حنفی کا خلاف ہے۔ امام صاحب کا قیاس ہے کہ جتنا دودھ نچوڑا گیا ہے اس کا بہا بہا تمر یا طعام دینا چاہیے۔

حدیث یہ ہے۔ لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد فانه بخير النظرين بين ان يحتلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاع تمر۔ عن ابن سيرين صاعا من طعام (بخاری)

اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں جو ترتیب وار یہاں لکھنے سے تحریر طول ہوگی۔ اسی وجہ مختصر بیان کر دیا گیا۔ اب خیال کرو ایسی صورت میں جب کہ خلاف حدیث قیاسات ہوں۔ تو حدیث پر عمل کرنا چاہیئے یا قیاسات پر۔ اگر باوجود حدیث ہونے قیاسات پر اڑے رہیں۔ تو ایک تو خلاف امام صاحب کے ہمارا فعل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دیکھو آپ کے روضۃ العلماء کا قول۔ دوسرے خلاف حدیث۔ اگر التزام امام صاحب کے مذہب کا مقصود ہے۔ تو حدیث کو لیلو۔ قیاسات کو چھوڑ دو۔ مگر کہاں التزام ہو سکتا ہے۔ حدیث مذکورہ پر تو ایک سہارنپوری مولوی شاگرد رشید مولوی عبد الحق صاحب حنفی دہلوی نے حاشیہ بخاری شریف پر لکھا ہے کہ یہ حدیث خلاف قیاس ہے۔ اور دوسرے اس حدیث کے راوی ابو ہریرہ ہیں۔ اور ابو ہریرہ حنفیہ کے نزدیک غیر فقیہ تھا۔ اس نے اس حدیث پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔ دیکھئے یہ صاحب مرحوم مستند ہی کو بھی التزام کا دعویٰ تھا۔ مگر روضۃ العلماء کے التزام کے قول کو بالائے طاق رکھ کر نعوذ باللہ حدیث کو خلاف قیاس کہہ گذرے۔ اور صحابی کی شان میں گستاخی کی۔ تقلید کی اندھا میں یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ بجز ابو ہریرہ کے روایت کے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو مقبول عند الحنفیہ ہیں سے بعینہٖ یہی حدیث مروی ہے۔ پھر ان صحابی کی شان میں کیسی بے ادبی کی جائے۔ نا منکرین صحابہ اور حدیث کے دشمن ادھر ہیں۔ زبردستی جماعت اہلحدیث بدنام ہے۔ ماحاصل تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۳۳۸ - زید نمازی پرہیزگار ہے اور مسائل سے واقفیت بھی رکھتا ہے مگر اس نے اپنی منکوحہ کی چھوٹی ہمشیرہ کو جو کہ شوہر دار ہے اپنے یہاں رکھ لیا ہے اور اس سے ابتک زنا کرتا ہے اور اس کے شوہر کو دھمکا کر نکال دیا ہے اور سالی سے اس کے دو لڑکے بھی تولد ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں زید کے ساتھ ہم لوگ کیا سلوک کریں۔ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ مصافحہ اور اکل و شرب جائز ہے یا نہیں؟ سائل

ج نمبر ۳۳۸ - زید مذکور بہت برا کرتا ہے اس کو جلدی توبہ کرنی چاہئے اگر برادری کے علیحدہ کر دینے سے اس کو تکلیف پہونچکر درست ہونے کا گمان ہو تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ بحکم لاتواکلوہم ولا تجالسوہم اس سے اکل و شرب و مجالست ترک کر دیں تاکہ وہ درست ہو۔ البتہ نماز کے نادرست ہونے کی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نماز ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔

س نمبر ۳۳۹ - زید اگر کسی قدر غلہ بھاؤ کاٹ کر بوقت تخم ریزی کسی کو دیکر وعدہ کرالیوے کہ بعوض اسی قیمت کا غلہ فصل پر لونگا۔ اسوقت نرخ غلہ خواہ زیادہ ہو خواہ کم نقدی ہرگز نہ لونگا۔ مثلاً بوقت تخم ریزی کے بکین ۵ ثار دیا اور فصل پر بکین ۳۰ ثار خواہ سفوں لیا اب یہ لینا اور اس طرح کا اقرار کر لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ مدلل بیان فرما کر مشکور فرمادیں۔ (شیخ محمد اسماعیل عثمانی) از ضلع گونڈہ

ج نمبر ۳۳۹ - اگر روپیہ سے فروخت کیا ہے اور روپیہ کے عوض میں غلہ فصل کے موقع پر لینا چاہتا ہے تو کوئی حرج نہیں نہ ممانعت کی کوئی وجہ ہے۔

س نمبر ۳۴۰ - بلدہ پانڈی چری میں ایک انجمن برائے حمایت اسلام قائم ہوئی ہے اس کا سرمایہ چندہ سے جمع کیا جاتا ہے مذکور چندہ خرچ کے واسطے کافی نہونے سے انجمن بذریعہ لاٹری سرمایہ جمع کرنے کا قصد کرتی ہے۔ اس طرح لاٹری ایجاد کر کے چندہ وصول کرنا اور اس کو نیک کاموں میں صرف کرنا شرع شریف میں جائز ہے یا اگر جائز نہو تو اس کی برائی مع دلائل بیان کیجئے۔

س ۳۴۱ - کافر و مسلمان جانوروں کو غیر اللہ پر نذر کر کے مندروں اور مقبروں پر لاکر چھوڑتے ہیں۔ وہاں کے پجاری و مجاور ان کو بازار میں لاکر فروخت کرتے ہیں۔ مسلمان لوگ ان کو خریدنا اور ذبح کر کے استعمال میں لانا جائز ہے یا نہ (؟)

س نمبر ۳۴۲ - ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۱۹ صدقہ فطر کا اندازہ ڈھائی سیر انگریزی ہے۔ بعض علما اس سے کم بھی کہتے ہیں لکھا ہوا ہے۔ مذکور فی سیر انگریزی کا وزن چہرہ شاہی کے روپیہ سے کتنے تولے ہوتا ہے اور بعض علما جو کم کہتے ہیں اس کا مقدار کیا ہے اور صدقہ فطر میں غلہ کے علاوہ اس کی قیمت مقرر کر کے مبلغ بھی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ دونوں میں کونسا دینا افضل ہے جواب حدیث مرفوع سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۴۳ - چار رکعت والی نماز میں امام فراموشی سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ بعض مقتدی اس کا قصد کرکے قعدہ میں ہی بیٹھے رہے اور بعض امام کے ہمراہ کھڑے ہو گئے۔ جو کہ قعدہ میں تھے۔ امام کے پانچویں رکعت کا سجدہ کرتے ہی وہ سلام دیکر اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ امام اور اس کے ساتھی پانچویں رکعت کو چارہی یقین کر کے اپنی نماز کو ختم کئے ان ہر دو فریق میں کس کی نماز صحیح ہے اور کس کی غیر صحیح۔

س نمبر ۳۴۴ - اس زمانہ کے نصاری جو تثلیث کے معتقد ہیں بغیر خدا کا نام لئے جانور کو ذبح کرتے ہیں مسلمان لوگ ان کے ذبح کئے ہوئے گوشت کو کھانا درست ہے یا نہ جواب قرآن و حدیث سے بیان ہو۔

س نمبر ۳۴۵ - قرآن شریف میں یہود و نصارا کی عورتوں کو نکاح کرنے کے لئے جو حکم آیا ہے کہتے ہیں وہ بھی یہود و نصرانی ہیں یا اور کوئی اگر یہی ہیں تو بعد نکاح کے ان کو گرجے کا حکم ہے یا نہیں اور وہ عورتیں اپنی عبادت کے واسطے کلیسے کو جا سکتی ہیں یا نہیں اور ان سے اولاد ہوگی تو مسلمان کہلائیگی یا یہودی و نصرانی

س نمبر ۳۴۶ - کوئی شخص اپنی کسی جائداد کو فلاں مسجد کو خاص ہے کہا بلکہ سند کاغذ بھی لکھدیا۔ مگر اس کو وقف نہ کر کے اپنے تصرف میں رکھا ہوا ہے آیا وہ زمین اس مسجد پر وقف ہو سکتی ہے یا نہ اور اس مسجد کے متولیاں مذکور زمین مسجد کو خاص ہی کر کے دعوی کر سکتے ہیں یا نہ۔ اور وقف کی صحت کے لئے شروط کیا ہیں۔ وقف کا لفظ نہ لے کر فقط خاص ہی کہنے سے وقف ثابت ہوگا کہ نہیں۔

س نمبر ۳۴۷ - ایک مولوی صاحب وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ لوح محفوظ پر جو کچھ لکھا ہوا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک جزو ہے اور ان کے روضہ مبارک کے پائیں پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا ہے وہ دنیا کے حالات جان لیتا ہے جب ادنے فرشتہ کا یہ رتبہ ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا حال معلوم ہونا کچھ خدا کی قدرت سے بعید نہیں ہے ان کا قول

ahmadimuslim.de

کس پایہ کا ہے اور اس فرشتہ کی کیفیت حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہ؟

س نمبر ۳۴۸ ۔ محفل میلاد شریف یا حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی گیارہویں یا تیجہ ۔ دسواں ۔ بیسواں ۔ چہلم وغیرہ کی تقریب میں لوگ کو کھانے کی دعوت دیجاتی ہے اس میں حاضر ہونیوالوں کے گھر اس کھانے کو بطور تحفہ روانہ کیا جاتا ہے۔ آیا اس دعوت میں حاضر ہونا یا اس تحفہ کو قبول کرنا جائز ہے یا نہ؟

س نمبر ۳۴۹ ۔ ایک شخص مولود شریف کی محفل کرتا ہے نہ اس میں قصیدہ خوانی ہوتی ہے نہ وعظ وغیرہ بیان کیا جاتا ہے فقط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کیلئے کھانا کھلاتا ہے اپنی خیر و برکت ہو ورنہ جان و مال تلف ہونیکا خوف ہے سمجھکر دعوت کرتا ہے ایسی دعوت کرنا درست ہے یا نہیں اور اس میں حاضر ہونا کیا ہے؟

س نمبر ۳۵۰ ۔ ایک شخص پانچسو روپیوں کی املاک یا نقد چھوڑ کر مرگیا۔ اس کی تین بی بی ہیں پہلی کا مہر چارسو روپیہ دوسری کا دوسو روپیہ تیسری کا سو روپیہ اسپر قرض ہے اب ان تینوں عورتوں کا مہر شرع شریف کے موافق کس طرح تقسیم ہونا چاہئے۔

س نمبر ۳۵۱ ۔ اشرفی جسپر چہرہ شاہی کی تصویر ہوتی ہے وہ مثل زیور کے اس کا ہار بنا کر عورتوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۵۲ ۔ ایک شخص کی بیوی انتقال کرگئی اسکو ایک لڑکا ہے اور اس لڑکے کا باپ دوسرا نکاح کیا ہے اب وہ لڑکا اپنے باپ کی حقیقی سالی کو نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۵۳ ۔ ایک شخص کے دو بیبیاں ہیں ہر ایک کو ایک لڑکی ہے کوئی شخص ان میں سے ایک لڑکی کو نکاح کرلیا اس کی دوسری بی بی کا بیٹا دوسری لڑکی کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۳۴۴ از چدم بدم ضلع سورت ارکاٹ)

ج نمبر ۳۴۰ ۔ لاٹری کی صورت نہیں بتلائی گئی یا ہے ایک صورت لاٹری کی یہ ہوتی ہے کہ چند آدمی ہر ماہ میں مثلاً ایک ایک روپیہ دیتے ہیں جو مجموعی رقم ایک شخص لے لیتا ہے دوسرے مہینے دوسرا تیسرے مہینے تیسرا یہ صورت تو جائز ہے مگر غالباً یہ صورت انجمن کی ملحوظ کردہ نہ ہوگی ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس قسم کی ایجنسی (دوکان) کھولتا ہے اور مختلف مقامات میں اشتہار دیتا ہے کہ ایک ایک روپیہ یا دو دو روپیہ بھیجدو ۔ اس قدر رقم ہوگی تو قرعہ اندازی کی جائیگی پھر جس کے نام کا قرعہ نکلیگا اس کو وہ رقم ساری دیجائیگی باقی سب محروم رہینگے ۔ اس رقم میں سے ایجنسی ایک روپیہ یا دو روپیہ سینکڑہ لیگی ۔ پس اگر اس قسم کی ایجنسی انجمن نے کھولی ہے تو یہ ناجائز ہے وہ ایک قسم کی قماربازی ہے اس کے علاوہ اگر کوئی اور صورت ہو تو بیان ہونے پر جواب ملیگا۔

ج نمبر ۳۴۱ ۔ ہیہ پارز دل کی بابت علماء کا اختلاف ہے ۔ خاکسار راقم کے نزدیک کے صحیح یہ ہے کہ یہ حرام ہیں کیونکہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے غیر کے نام پر مقرر کی جائے وہ حرام ہے چاہے اس کا انجام کچھ ہی ہو ۔ جب ایک دفعہ اس میں شرک کی وجہ سے حرمت آگئی تو یہ حرمت زائل نہ ہوگی۔

ج نمبر ۳۴۲ ۔ صدقہ فطر کا اندازہ اڑھائی سیر سے کم ہی بتلاتے ہیں مگر سیر وزن کیا ہوا یعنی اڑھائی سیر انگریزی ہے جو پورے صاع مدنی کا قول ہے ۔ سیر اسی تولہ کا ہوتا ہے چہرہ شاہی روپیہ نصف ماشہ تولہ سے کم ہوتا ہے باقی حساب کرلیجئے ۔ صدقہ فطر میں نقدی دینے میں بھی علماء کا اختلاف ہے ۔ خاکسار راقم کے فہم ناقص میں نقد کا دینا جائز ہے کیونکہ شریعت مطہرہ کی غرض فقراء کی حاجت روائی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بہت سی حاجات نقدی پر موقوف ہیں۔

ج نمبر ۳۴۳ ۔ اس حکم کے متعلق دو آئتیں ہمارے زیر نظر ہیں ایک تو ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے دوسری آئت وطعام الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنی اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اس طعام سے مراد اگر گوشت لیا جائے اور یہ بھی دیکھا جائے کہ نزول قرآن کے وقت بھی عیسائی تثلیث کے قائل تھے تو ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا ذبیحہ بنام مسیح جائز ہے چنانچہ بعض علماء اس طرف بھی گئے ہیں مگر خاکسار راقم کے نزدیک حلال نہیں کیونکہ آئت حرمت نص صریح ہے اور آئت طعام اس کے مقابلہ میں صریح نص نہیں ۔ بلکہ مجمل ہے جس کی کئی ایک تشریحیں ہوسکتی ہیں ۔ پس ذبیحہ بنام مسیح تو بحکم ما اہل بہ لغیر اللہ حرام ہے اور آئت طعام سے مراد ان کے جائز ماکولات کا کھانا ہے یعنی مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ اہل کتاب کا جائز کھانا تم کو حلال ہے کیونکہ اسلام ہندوؤں کی طرح چھوت چھات کا قائل نہیں

ج نمبر ۳۴۴ ۔ پردہ کی علت بندش زنا ہے ۔ اور زنا سے خاوند کی حق تلفی ہے ۔ نیز ارشاد ہے الرجال قوامون علی النساء مرد عورتوں پر حاکم ہیں پس عورت منکوحہ خواہ مسلمان ہو خواہ کافرہ ہو پردہ میں رہیگی ۔ کیونکہ یہ حقوق زوجیت سے ہے اور جو کام اس کے ذاتی ہیں ان میں آزاد ہوگی ۔ کلیسیا میں جائیگی اپنے طریق پر عبادت کریگی ۔ اولاد باپ کے دین پر ہوگی ۔ کیونکہ اولاد افضل الدینین کی تابع ہوتی ہے ۔ باقی آئندہ

ج نمبر ۳۴۵ ۔ جو لوگ امام کے ساتھ ہے ان کی نماز صحیح ہوئی اور جو مخالف ہے ان کی صحیح نہیں ۔ حدیث میں آیا ہے امام جو کرے وہی کرو ۔ لیکن امام اور اس کے ساتھ والوں کو چاہئے کہ سجدہ سہو کریں ۔ نمبر ۳۴۴

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۔ مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز کا نہایت مدلل اور زبردست جواب قیمت ۲/ر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

فخر الاسلام اور حجۃ الاسلام علماء طہران سے ٹوکیو روانہ ہو گئے ہیں تاکہ وہاں پر اسلام کا وعظ کریں اور وہاں کی مذہبی کانفرنس میں حصہ لیں۔ اول الذکر صاحب سُریانی۔ عبرانی۔ اور کلدی زبانوں میں بڑے ماہر ہیں۔

بقول اخبار لطیف ایک انگریز نوجوان ۲۰ سالہ اور ایک مرہٹہ لڑکے نے ماہ اگست میں بنگلور کی لال مسجد میں اسلام قبول کیا۔

امرتسر میں ہیضہ کا زور ہے اکثر اموات اس سے وارد ہوتی ہیں۔

لودیانہ میں بھی ہیضہ کا زور ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے۔

دہلی میں ایک اسلامیہ بنک کھولنے کی تجویز فیصل پا گئی ہے سرمایہ اس بنک کا ۱۰ لاکھ ہوگا۔ اور سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہوگا۔

راولپنڈی۔ نبالہ میں طاعون شروع ہو گیا ہے۔

کشمیر میں سخت برفباری ہوئی مقام دراس میں دو فٹ برف گری [illegible] کا موسم اب ختم ہو گیا۔

پشاور سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ سیاحت ہند کے دوران میں لاہور اور دہلی میں کئی دن قیام کرنے کا ہے۔ (کیا امرتسر ہی بے نصیب ہے؟)

کالکا شملہ ریلوے لائن بارش سے پھر ٹوٹ گئی تھی۔ ۲۵ ماہ حال کو کالکا اور شملہ کے درمیان باقاعدہ ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہو جانے کی امید کی جاتی ہے۔

پنجاب میں سات سو نئے پرائمری اسکول لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کیلئے گزشتہ مالی سنہ میں جاری کئے گئے۔ ان مدرسوں میں ۲۵ ہزار طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اس سال پنجاب میں عورت طلباء کی تعداد میں ۱۲ فیصدی اور مسلمان طلباء کی تعداد میں ۱۷ فیصدی زیادتی ہوئی۔

بنگال کے ضلع سنگھ بھوم کی ریاست پورٹ ہارٹ کے موضع گونل کیپڑا کے قریب ایک آدمخور شیر نے کئی آدمیوں کو مار ڈالا۔ گورنمنٹ بنگال نے اس شیر کے مارنے والے کو دو سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

کلکتہ کے دو آدمیوں ہیرالال گھوس اور شیخ دائم علی کو کہ جنہوں نے ڈاکوؤں کے پکڑے جانے کے بے بنیاد یقین پر مدد پنجابیوں کو سخت زدو

کوب کیا تھا تین تین مہینہ قید بامشقت کی سزا ملی۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۵ ماہ حال میں طاعون سے ۳۸۱۶ موتیں تمام ہندوستان میں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۳۱۲ موتیں ہوئی تھیں۔ منجملہ ان اموات کے بمبئی میں ۲۲۵۷ اور پنجاب میں ۱۸ موتیں ہوئیں۔ باقی اموات متفرق صوبجات میں ہوئیں (کرشن قادیانی کی پانچوں گھی میں جو کہتے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے طاعون آیا)

امیر صاحب نے تاریخ آمد بدلدی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے خریطہ کا جواب امیر صاحب نے بھیجدیا۔ امیر صاحب نے نہایت اخلاق سے اپنے ہندوستان آنے کی تاریخ بدلدی۔ اگر وہ اپنے وارد ہند ہونے کی تاریخ نہ بدلتے اور ۷ دسمبر ان کو آگرہ پہنچتے تو کلکتہ میں بڑے دن کے موقعہ پر جس قدر معمولی رسمیات حضور وائسرائے ادا کیا کرتے ہیں ان میں تبدیلی کرنی پڑتی۔ چنانچہ اب امیر صاحب آگرہ میں ماہ جنوری میں رونق افروز ہونگے۔ امید ہے کہ امیر صاحب ہندوستان میں مسلمانوں کے بڑے بڑے [illegible] بالخصوص لاہور۔ دہلی۔ آگرہ اور [illegible] کی سیر ضرور کرینگے۔

مسلمانان لاہور اس موقعہ پر امیر صاحب سے نئے اسلامیہ کالج لاہور کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کریں گے۔ اس امر سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم کا زیادہ جوش اور شوق ہونیکی امید ہے۔

آگرہ سے روانہ ہو کر امیر صاحب دہلی تشریف لیجائینگے۔ اور راہ میں علیگڈہ کالج کا بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس امر سے بھی ہندوستانی مسلمانوں کو جو تعلیم میں دیگر قوموں سے بہت پیچھے ہیں جوش تعلیم پیدا ہوگا۔

امیر صاحب سرہند میں مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لیجائینگے۔ سرہند ریاست پٹیالہ کا علاقہ ہے۔ اسلئے سرہند کے قیام میں امیر صاحب ریاست پٹیالہ کو مہمان رہینگے (خدا کرے صرف فاتحہ ہی پر قناعت ہو کوئی شرکی بدعی رسم نہ کریں)

کانپور میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ (کرشن قادیانی خفا ہو گئے ہونگے)

اوڈیسہ (روس) میں شورِ بغاوت انتہا تک پہونچ گیا ہے۔ مفسد سرکاری جیلخانے کو جلا رہے ہیں۔ اور پولیس پر ریوالوروں کی آگ برسا رہے ہیں۔ بستی میں سخت گھبراہٹ پھیل رہی ہے بہت لوگ باہر نکل گئے ہیں۔

افسوس اہل حدیث کا ایک قابل قدر، قدردان میاں محمد اسمٰعیل ساکن منہار ضلع مظفرپور کا عالم جوانی میں انتقال ہو گیا مرحوم کے بھائی ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کیلئے دعا خیر اور جنازہ غائب سے ممنون فرماویں۔

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس میں نیون شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر مجلوق نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں موٹائی پیدا ہوتی ہے۔ اور روغن کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر پٹھوں میں خون پیدا ہوتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے جو شکے نامردی کا مکمل علاج ہو قیمت ہے محصول

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جن کے سونا چاندی فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں جو صاحب جریان جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ہے محصول

موسیائی یا عرق الجبال ابتدائی اصل وقت۔ وہ ہر قسم کی داخلی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دوائی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد زچگی کھا لینے سے پہلی حالت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بیہی و مولد خون ہے بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو دور کرتی ہے قیمت فی چھٹانک محصول

ممسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ... خوراک ... محصول

جوہر دافعہ آتشک آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے قیمت فی شیشی ... محصول

خداوند کی مائیں یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل انگریز مصنف نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات انجیل مع اقوال محققین یورپ۔ بڑے بڑے پروفیسروں کے تصانیف اور تفاسیر انجیل سے ... ثابت کیا ہے ... قیمت ... محصول ... ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمایئے

المشتہر

پروپرائٹر مولوی محمد یسین اینڈ کمپنی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... ہر رنگ فی عدد	کلاہ سادہ ... ہر رنگ فی عدد
″ زری ... ″ ″ ″	″ زریں ... ″ ″ ″
″ اوڑھنے کی ... ″ ″ ″	رومال ریشمی ... ″ ″ ″
آزار بند سوتی ... ″ ″ ″	کمبل ولیسی ... ″ ″ ″
″ ریشمی ... ″ ″ ″	″ فوجی ... ″ ″ ″
تھان گبرون باریک موٹا ... ″ ″	لوئی سفید ... ″ ″
چوتا سا ساخت لدھیانہ ... ″ ″	لوئی رنگین طول ... اگر عرض ...
″ زریں ہوشیارپوری ... ″	پٹکا ولیسی اونی ... فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی ... ″ ″	پشمینہ ... ″ ″
″ ″ سوتی ... سفید جن	″ مرزئی ... ″ ″
سوزنی زریں خاکی رنگ پختہ ... اگز ...	چادر پشمینہ ... ″ ″
صافہ لنگری اودہ ... ″ ″	بنیان و پاجامہ اونی ... ہر رنگ
″ خاکی ... ″ ″	″ سوتی ... ″ ″
رنگین لوئی ... گز طول ... گز عرض ...	چوتھی دوتہی ... ″ ″
دری برائے پلنگ ... ہر رنگ	دیگر فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمر بند۔ میڈل زریں بٹن۔ جھالر سوتی و زریں۔ بیج اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ یکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جاویگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے ... بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہیانہ

ahmadimuslim.de